صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

مباحثات

بروز پیر مورخہ 10 نومبر 1997

(بمطابق 9 رجب 1418 ہجری)

8 | شمارہ 3

سرکاری رپورٹ

مندرجات | صفحہ نمبر

ت کلام پاک اور اس کا ترجمہ 1

دہ سوالات اور ان کے جوابات 3

ن کے لیے معزز اراکین کی درخواستیں 30

ـ التوا 31

لاؤنوٹس 61

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

مباحثات

بروز جمعتہ المبارک مورخہ 4 دسمبر 1998

(بمطابق 14 شعبان 1419 ہجری)

جلد 13 شمارہ

سرکاری رپورٹ

مندرجات صفحہ نمبر

1۔ تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ	1
2۔ نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات	2
3۔ تحاریک استحقاق	47
4۔ ضمیمہ	57

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعتہ المبارک 4 دسمبر 1998
بمطابق 14 شعبان 1419 ھجری صبح دس بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، ہدایت اللہ چمکنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ
فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ہ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ
فَیَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَاۤ اَخَّرْتَنِیْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِیْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَ اَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ہ وَ لَنْ
یُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا وَ اللّٰهُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ہ

(پارہ 28 سورۃ المنافقون آیت 11-9)

(ترجمہ) اے مومنانو ! یاد ساتئ چه مالونه او اولاد مو د خدائے د یاد نه غافل نه کړی او څوک چه داسے اوکړی نو هغوی تاوانیان پاتے شو۔ او مونږ چه درته څه درکړی دی، د هغے نه په خیر خیرات کښں خرڅ کوئ د دے نه وړومبے چه تاسو کښں یو تن ته مرګ په سر اُدریږی نو بیا به وائی چه اے ربه ما ته د یو څو ورځے مهلت ولے را نه کړو چه خیر خیرات مے کړے وے او په نیکانو کښں شمیر شوے وے او خدائے هیچ چا ته مهلت نه ورکوی چه نیته نے پوره شی او الله پاک ستاسو د کارونو نه پوره پوره خبر دے۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Speaker: Honourable Aurangzeb Khan, MPA to please ask his Question No. 603. Honourable Aurangzeb Khan.

* 603 _ جناب محمد اورنگزیب خان: کیا وزیر بلدیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ

(ا) میونسپل کمیٹی کوہاٹ میں موجودہ گاڑیوں کی تعداد اور ان کی قسموں کی تفصیل بتائی جائے۔

(ب) مئی 1994 تا مئی 1997 کے دوران مذکورہ گاڑیوں کی مرمت پر خرچ شدہ رقم اور خرچ کرنیوالے مجاز افسران کے نام اور عہدہ کی تفصیل بتائی جائے۔

(ج) مئی 1994 تا مئی 1997 کے دوران مذکورہ رقم کس کے ذریعے خرچ کی گئی؟

جناب یوسف ایوب خان (وزیر بلدیات): (ا) تفصیل منسلک فارم پر درج ہے۔ تفصیل دفتر ہذا کی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ب) تفصیل منسلک ہے جو کہ دفتر ہذا کی لائبریری میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

(ج) مئی 1994 تا مئی 1997 کے دوران مذکورہ رقم گاڑی انچارج کے ذریعے، جیسا کہ فارم میں درج ہے، خرچ کی گئی جس کی مکمل تفصیل درج فارم میں موجود ہے۔ مزید برآں یہاں یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ گاڑی کی مرمت کی رپورٹ ڈرائیور کرتا ہے جس کی انچارج سیکشن تصدیق کرتا ہے، بعد میں انجینئر ٹیکنیکل پیش کرتا ہے۔ چیف آفیسر بل چیک کرکے آخری منظوری کیلئے ایڈمنسٹریٹر صاحب کو پیش کرتا ہے جو فائنل منظوری دیتا ہے۔

جناب محمد اورنگزیب خان: شکریہ۔ یہ سوال میں نے اسلئے پوچھا ہے محترم سپیکر صاحب، کہ جیسے میونسپل کمیٹیوں میں یا ٹاؤن کمیٹیوں میں جو گھپلے ہو رہے ہیں تو میں نے گاڑیوں کی تفصیل پوچھی اور ان کی مرمت پر اخراجات، تو میرا وزیر صاحب سے یہ سوال بھی ہے اور Request بھی ہے کہ یہ سوال کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔ یہاں پر کچھ سفید ہاتھی ہیں، ٹریکٹر یا واٹر ٹینکس نہیں ہیں۔ آپ ملاحظہ فرمائیں جو ان کی مرمت پر خرچہ آیا ہے جی، یہ Second page پر، واٹر ٹینک بیڈ فورڈ، 90,930، پتہ نہیں کیا بنایا ہے اس میں؟ دوسرا ہے جناب، گیارہ نمبر سیریل، واٹر ٹینک، 85.693، میسی فرگوسن ایک

سال میں ٹھیک ہوا ہے اور اس پر 33,000 خرچہ آیا ہے۔ اسی میسی فرگوسن پر 93,609 روپے پھر خرچہ آیا ہے اور 35,000 مزید۔ ایک اور مزے کی بات یہ ہے کہ واٹر ٹینک بیڈ فورڈ 1983 ماڈل' Page No. 3' اس پر' 1,66,780 روپے کا خرچہ آیا ہے' پتہ نہیں اس میں کیا بنایا ہے؟ اتنے میں تو نیا ٹینکر آتا ہے۔ جناب سپیکر! میری Request ہے وزیر صاحب سے کہ یہ جو انہوں نے گھپلے کئے ہیں یا کر رہے ہیں' تو اگر یہ سوال کمیٹی کے سپرد کیا جائے تو وہاں پر چھان بین ہو جائے گی کہ آیا یہ خرچ ان پر آیا بھی ہے یا نہیں؟

Mr. Speaker: Honourable Minister, please.

وزیر بلدیات: سپیکر صاحب! واقعی 1995 سے لیکر till 1997 تقریباً یہ سارا Upward trend ہی جا رہا ہے ان کی گاڑیوں کے Non developmental expenditure کا اور ان کے پاس تقریباً پندرہ مختلف Vehicles ہیں۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے کہ یہ اگر ہاؤس کمیٹی کو چلا جائے لیکن اس کے علاوہ بھی ہم ریفارمز کر رہے ہیں۔ غالباً ہماری اگلے ہفتے میٹنگز ہیں جس میں تقریبا تمام MCs, Corporation, اور Town Committees وغیرہ میں Non developmental expenditure کو Drastically decrease کرنے کا ایک Directive issue کر رہے ہیں جناب۔ اب وہ کتنا ہو سکے گا' تو اس کیلئے میٹنگ ہم نے بلائی ہے کہ ففٹی پرسنٹ ہو سکتا ہے' Forty percent ہو سکتا ہے' Thirty percent ہو سکتا ہے کیونکہ بعض ایسی Town Committees اور Municipalties بھی ہیں جہاں کا Non developmental expenditure ان کے Developmental expenditure سے زیادہ بڑھ گیا ہے اور مختلف علاقوں سے آج کل لوگوں کی یہ ڈیمانڈز ہیں' بیس بیس' تیس تیس سال کی Town Committees اور Municipalties بنی ہوئی ہیں' کہ جی ان کو آپ ختم کر دیں کیونکہ ان کے پاس کسی قسم کا Developmental fund نہیں ہے لیکن ساتھ ہی سپیکر صاحب' ایک چیز دیکھنی پڑتی ہے کہ Developmental fund تو ہے لیکن ساتھ جو Maintenance ہوتی ہے' Recurring expenditure ہوتا ہے' جیسے شہر کی صفائی کرنا' Drains صاف کرنا' Street lights provide کرنا اور مختلف چیزیں مثلاً ایمبولنسز' واٹر ٹینکس' تو یہ بھی لوکل باڈیز کا ایک حصہ ہیں اور میرا خیال ہے کہ لوگوں کو Facility دینے کیلئے یہ بھی ضرور کرنا پڑتا ہے۔ یہ واقعی پچھلے تین سال سے ایک لاکھ' پندرہ تھا' 1995 میں پھر

ساڑھے تین لاکھ ہو گیا اور پھر 1997 میں انہوں نے گاڑیوں کی Repair پر تقریباً ساڑھے چار لاکھ روپے خرچ کئے ہیں تو یہ ایک بہت Drastic increase ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے اگر یہ کمیٹی میں چلا جائے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that Question No. 603, asked by honourable Aurangzeb Khan, MPA, may be referred to the Standing Committee on Local Government?

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The question is referred to the Standing Committee accordingly.

جناب محمد اورنگزیب خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، آپ کا بھی اور وزیر صاحب کا بھی۔

Mr. Speaker: Honourable Najamud-Din Khan, MPA, to please ask his Question No. 651. Honourable Najamud-Din Khan.

* 651 ۔ جناب نجم الدین: کیا وزیر بلدیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ ۔۔۔

(ا) آیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ کونسل دیر بالا کے ساتھ واڑی سب ڈویژن بھی شامل ہے؛

(ب) اگر (ا) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت نے محصول کا دائرہ واڑی سب ڈویژن تک کیوں نہیں بڑھایا ہے؟

جناب یوسف ایوب خان (وزیر بلدیات): (ا) ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) چونکہ ضلع دیر بالا میں پوست کی کاشت ختم کرانے کیلئے حکومت نے فورسز تعینات کی تھیں اور علاقے میں شدید کشیدگی پائی جاتی تھی جس سے ڈسٹرکٹ کونسل دیر بالا اور پائین کی حدودات تبدیل کرانے اور ٹیکس کی وصولی میں امن و امان قائم رکھنے کیلئے شدید خطرہ تھا۔

لہٰذا مذکورہ مسئلے کو مد نظر رکھتے ہوئے ڈپٹی کمشنر / ایڈمنسٹریٹر ڈسٹرکٹ کونسل دیر بالا اور پائین نے صوبائی حکومت، محکمہ بلدیات کو درخواست کی تھی کہ ضلع کونسل دیر بالا اور پائین کی حدودات 30 جون 1998 تک موجودہ حالت پر برقرار رکھے۔

جناب نجم الدین: په دے کښې جی منسټر صاحب جواب ورکړے دے چه په هغه ټائم کښې د پوست د کاشت مسئله وه او په هغه وجه دا باؤنډری واړئ ته نه ده Extend شوے۔ زما په دے سلسله کښې دا عرض دے چه اوس موجوده وخت کښې هغه باونډری چه په کوم د ضلع حدودات دی، هغے له راغلے ده او که نه ده راغلے او د دے د Assests تقسیم په څه طریقه باندے شوے دے او که دا نه دے شوے تر اوسه پورے نو داولے نه دے شوے؟

Mr. Speaker: Honourable Minister, please.

وزیر بلدیات: سپیکر صاحب! پہلے تو Law and order کا پرابلم تھا جب Poppy cultivation کو Curtail کر رہے تھے لیکن First July سے اب ان جگہوں پر Taxes لگ رہے ہیں اور اب باقاعدہ واڑی سب ڈویژن کی Octroi کی جو ہماری Collection ہے، اس میں ہمیں کسی قسم کا کوئی پرابلم نہیں ہے۔

جناب نجم الدین: سر! ما دا ونیلی دی چه کله دا دوه ډسټرکټ جدا شی نو ډسټرکټ کونسل ته چه هغه کومه پراپرټی ده، د هغے تقسیم، د ملازمینو تقسیم، د دے خپل یو طریقه کار دے او د هغه طریقه کار مطابق دا تقسیم شوے دے او که نه دے شوے؟ زما ضمنی سوال دغه وو جی چه منسټر صاحب ما په دے پوهه کړی۔

وزیر بلدیات: نہیں جی، That is not the question۔ انہوں نے یہ لکھا ہے کہ وہاں جو چیک پوسٹ لگائی گئی ہے، اس پر ٹیکس کی Collection کیوں نہیں ہو رہی؟ پچھلے سال We had a problem over there اور After Ist July وہ پرابلم Solve ہو گیا ہے۔ اب یہ تو نیا کوئسچن ہے کہ یہ جو دو Districts بنے ہیں، ان کی تقسیم کیسے ہوئی ہے؟ اس کیلئے اگر یہ نیا کوئسچن کریں تو I will be able to give the details.

جناب نجم الدین: سر! دویم نه دے، یو سوال دے څو د دغه ضلع سره تعلق لری۔ ضلع باؤنډری راغله او که نه وی نو منسټر صاحب تسلی خو د راکړی چه که نه وی شوے، زه به نے اوکړم، داسے د اوونی۔ یا د پکښې څه دغه مقرر کړی، تسلی خو د راکړی کنه جی۔

وزیر بلدیات: سپیکر صاحب! میں تسلی کیسے دوں؟ اب مجھے Off hand تو نہیں پتہ کہ

کتنے لوگ اوپر ٹرانسفر کر دیئے گئے ہیں؛ اسی سٹاف کو ہم نے Divide کیا ہے، کتنی Vehciles ہم نے اوپر بھیج دی ہیں اوران کا کچھ فائر بریگیڈز کا بھی پرابلم تھا کیونکہ Division ہوئی Districts کی تو کچھ جھگڑا تھا۔ پھر دونوں Districts کے ایم پی ایز کے علاوہ بھی لوگوں کی باقاعدہ چیف سیکرٹری لیول تک میٹنگ ہوئی تھی I don't know whether Najmud Din Khan was there in that meeting or not, but it was resolved at the Chief Secretary's office, mutually agreed.

اس پر یہ نیا کوئسچن اگر دے دیں تو I will provide the details.

<u>جناب سپیکر</u>، نجم الدین خان! داسے کار اوکړئ کنه چه څه بڼانم تاسو ورکړئ، دوئ به د خپل دفتر نه معلومات اوکړی، تاسو به ورسره Contact اوکړئ۔ که هغه ستاسو Satisfaction سره وی حو خبره به ختمه شی او که نه وی نو بیا نوے کونسچن پکښ داخل کړئ۔

<u>جناب نجم الدین</u>، سر! زما هم دغه هم مطلب دے چه دفتر ته لاړشو او هلته په دے خبره باندے Discussion اوکړو او بیا د مسئلے حل راوباسو۔

<u>جناب سپیکر</u>، دفتر ته ورشئ۔ یہ آپ کے دفتر آ جائیں گے، آپ پتہ کر لیں جو بھی پوزیشن ہے اور ان کو بتا دیں گے۔

Hon'able Baz Muhammad Khan, MPA, to please ask his Question No. 693. Honourable Baz Muhammad Khan, MPA.

*693 ۔ <u>جناب باز محمد خان</u>، کیا وزیر بلدیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ ـــ

(ا) آیا یہ درست ہے کہ میونسپل کمیٹی بنوں میں ایسی جگہیں اور پلاٹس موجود ہیں جن پر تاحال کوئی تعمیر نہیں ہوئی،

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ بلدیات کو کسی ٹھیکیدار یا بعض افراد نے مذکورہ جگہوں پر دکانات اور پلازہ وغیرہ تعمیر کرنے کیلئے درخواستیں دی ہیں،

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ مذکورہ لوگوں کو دکانات اور پلازہ تعمیر کرنے کی اجازت دینے پر غور کر رہا ہے،

(د) اگر (ا) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کس طریقہ کار کے تحت حکومت ان لوگوں کو دکانات / پلازہ تعمیر کرنے کی اجازت دے گی،

(ا) آیا ایسا قدم اٹھانے سے میونسپل کمیٹی کی جائیداد کو نقصان نہیں پہنچے گا۔
(۲) ایسے تمام افراد یا ٹھیکیداروں کے نام بمعہ تفصیل بتائے جائیں جنہوں نے مذکورہ جگہ پر دکانات اور پلازہ تعمیر کرنے کیلئے درخواستیں دی ہیں؟

جناب یوسف ایوب خان (وزیر بلدیات)۔ (ا) جی ہاں' یہ درست ہے کہ میونسپل کمیٹی بنوں کی حدود میں بلدیہ بنوں کی ملکیتی ایسی جگہیں اور پلاٹس موجود ہیں جن پر تاحال کوئی تعمیر نہیں ہوئی ہے۔ تفصیل ذیل ہے:۔
(ا) تین عدد ڈمپ ہائے' ہوید ڈمپ' ججنجل ڈمپ اور سوکڑی ڈمپ۔ (۲) بیل مال گودام۔
(۳) پرانی تمباکو منڈی' سبزی منڈی۔ (۴) بیرون لکی گیٹ۔ (۵) اندرون ہسپتال گیٹ وغیرہ (۶) ہاکی سٹیڈیم' مجانہ کلب کے ساتھ خالی جگہ۔
(ب) جی ہاں' یہ بھی درست ہے۔
(ج) وقتاً فوقتاً ان خالی جگہوں پر خواہشمند افراد کی طرف سے پلازہ وتعمیرات کیلئے درخواستیں موصول ہوتی رہی ہیں لیکن صوبائی حکومت' قوانین اور قواعد کی روشنی میں ان پر غور کرتی ہے۔
(د) قوانین اور قواعد کے تحت جو بھی طریقہ کار ہے' اس کے مطابق عمل ہوگا۔
(1) کوئی قدم جو مفاد میونسپل کمیٹی کے خلاف ہوگا' ہرگز نہیں اٹھایا جائے گا اور نہ ہی اس کی اجازت دی جائے گی۔
(i) شیر نواز خان ولد گل عباس خان سکنہ غریب آباد منڈان۔
(ii) نقیب اللہ خان ولد میر عالم خان ٹمبر مرچنٹ جامن روڈ بنوں۔
(iii) نعمت اللہ خان ولد حاجی تبرا سکنہ سوکڑی' بنوں۔
(iv) عبدالحمید ولد گل عباس خان سکنہ غریب آباد منڈان بنوں۔
عندلیب خان ولد محمد سلیم خان سکنہ گڑھی میر عالم بنوں۔
(v) حاجی غازی محمود خان ولد خلیفہ محمد زمان مکان 274/D ٹانچی بازار بنوں۔
(vi) اختر محمد خان ولد حاجی دوست محمد خان سکنہ بازیدہ کو کی خیل بنوں۔

جناب باز محمد خان، شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ محترم سپیکر صاحب! ما چه په سوال کښې څه پوښتنه کړے ده، دوئ په جواب کښې واني چه دا صحیح دی جی۔ زه دومره قدرے پوښتنه کوم چه دا به د کوم طریقه کار لاندے دوئ پلاټس چا ته په ټهیکه ورکوی یا په کرایه ورکوی یا لیز باندے

ورکوی، نو هغه طریقه کار څه دے جی؟

وزیر بلدیات: سر! باز محمد خان کا جو کوئسچن تھا جی تو Bannu surprisingly has one of the most expensive lands in the Frontier اور انہوں نے جو سوال پوچھا تھا تو اچھا ہوا کہ Identify بھی ہو گئے کہ وہاں کافی Vacant جگہ پڑی ہوئی ہے جہاں Commercial activities ہو سکتی ہیں۔ انہوں نے یہ بھی پوچھا ہے کہ کچھ لوگوں نے Apply کیا ہے ان خالی پلاٹس کیلئے تو وہ لسٹ بھی ہم نے دی ہوئی ہے کیونکہ کافی لوگوں نے Apply کیا تھا کہ ہمیں لیز پر دے دیں۔ پھر یہ بھی انہوں نے پوچھا ہے کہ لیز پر ہم نے دیئے ہیں یا نہیں؛ تو It has been clarified that we have not given any Government land to anyone. اب جو نئی پالیسی کا یہ پوچھ رہے ہیں تو تمام Town committees and MCs اور کارپوریشن میں جو گورنمنٹ کے نئے Directives آئے ہیں کہ جتنی بھی Un-utilized Commercial properties ہیں یا محکمے کو خود جس کی ضرورت نہیں ہے، وہ Through open auction فروخت کی جائیں گی اور متعلقہ ایم سی یا ٹاؤن کمیٹی یا کارپوریشن کا جو اپنا پیسہ ہے، وہ اُدھر ہی رہے گا، چاہے وہ Developmental کاموں میں لگے یا کسی اور چیز میں لگے۔ اگر بنوں کا پیسہ ہے تو It will stay within the boundries of Bannu, it will not come to Peshawar اور Provincial Government کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوگا۔

جناب باز محمد خان: جناب سپیکر صاحب! ما دا ونیل چه دوئ اوونیل چه اوپن آکشن کښې به ئے ورکوؤ جی، دا خو ښه خبره ده که دوئ څه وخت هم دا فیصله کوی چه دا آکشن کوی یا چا ته ورکوی خو زه یوه خبره کومه چه دا څو ورځے اوشوے، اکرم خان په هغے باندے ایډجرنمنټ موشن هم راوستے وو، زمونږ د بنوں یو سړے وو، ریاض خان ئے نوم دے، د هغه هغه په اوپن آکشن کښې شوے وو، باقاعده هغه ته منظوری ورکړے شوے وه، Approval ورکړے شوے وو، چیف سیکرټری پورے هغه کیس تلے وو نو نه پوهیږمه چه باوجود د اوپن آکشن هغه بلډنګ، چه چیف منسټر صاحب هلته لاړو نو هغه مسمار کړے شو نو د دغه اوپن آکشن څه فائده شوه چه سبا ته بیا هغه دوئ اوپن آکشن اوکړی او هغه بلډنګ چه څوک ئے جوړ کړی،

پہ اوپن آکشن نے واخلی او ھغه بلڈنگ بیا دوئی Demolish کڑی؟

وزیر بلدیات، سپیکر صاحب! تھوڑا سا میرا خیال ہے Mis-understanding ہے۔ اوپن آکشن مالکانہ حقوق پر ہوگی، ہم Rent کیلئے یا Lease کیلئے اوپن آکشن نہیں کریں گے، مالکانہ حقوق کیلئے کریں گے اور جس کی یہ بات کر رہے ہیں، If he want I can give the details جی۔

حاجی محمد عدیل، جناب سپیکر! محترم وزیر صاحب نے یہ کہا ہے کہ جو پالیسی ہوگی یا بن رہی ہے، جبکہ جواب میں یہ ہے، جز (د) آپ پڑھیں جی کہ "قوانین اور قواعد کے تحت جو بھی طریقہ کار ہے، اس کے مطابق عمل ہوگا"۔ اب یہ دو بہت Contradictions ہیں۔ انہوں نے Statement دیا ہے کہ وہ پالیسی بنا رہے ہیں اور جواب یہ ہے کہ جو طریقہ کار ہے، اس پر عمل کیا جائے گا۔ تو موجودہ طریقہ کار تو یہ ہے جس کے تحت پہلے لیز پر دیا گیا اور پھر اس کے بعد عمارت گرا دی گئی ہے۔ تو یا تو یہ جواب غلط ہے یا جو انہوں نے Statement دیا ہے، وہ Clear نہیں ہے۔

وزیر بلدیات، سپیکر صاحب! یہ Questions پہلے داخل ہوئے تھے اور ہماری پالیسی Formulate ہوئے تقریباً دو یا تین ہفتے ہوئے ہیں، So I am telling you the latest thing.

حاجی محمد عدیل، تو جو طریقہ کار موجودہ تھا یا ہے، تو اس پر عمل نہیں ہوگا؟

وزیر بلدیات، لیز کرنے کا نہیں ہوگا۔

حاجی محمد عدیل، تو آپ کو علم نہیں ہے؟

وزیر بلدیات، نہیں نہیں سپیکر صاحب، آپ اگر پشاور میں دیکھیں تو We have started that process. تقریباً پچاس، ساٹھ دکانوں کے ہمیں Rents نہیں مل رہے تھے، ایک ایک سال، دو دو سال، چھ چھ مہینوں سے Rents نہیں مل رہے تھے، تو ہم نے انکے Leases کینسل کر دیئے ہیں And they have been put to open auction غالباً بارہ یا تیرہ تاریخ ان کی Open auction ہے، So the process has started.

حاجی محمد عدیل، جناب سپیکر! یہ بڑی Importent بات ہے۔ چونکہ انہوں نے پشاور کا ابھی دونوں جوابوں میں ذکر کیا ہے، ایک اوپن پلاٹ ہے جو کہ کسی Commercial activities کے استعمال میں نہیں آ رہا اور جواب بھی یہی ہے اور جن لوگوں کو انہوں

نے دکانیں دی ہوئی ہیں، میونسپل کارپوریشن کی دکانیں ہیں اور گزشتہ چالس، پچاس سال سے وہ لوگ کرایہ دے کر اس میں رہ رہے ہیں، وہ لیز نہیں ہیں، وہ کرائے پر ہیں اور وہ Under the Rent Control Act ہیں، تو ایسا تو نہیں ہے کہ تمام دکانداروں کو ان دکانوں سے نکال دیا جائے اور کہا جائے کہ جی ہم آپ کی دکانوں کو نیلام کرتے ہیں؟ ہمیں بتایا جائے کہ پالیسی کیا ہے کیونکہ -------

<u>وزیر بلدیات</u>، حاجی صاحب! آپ ہمیں موقعہ دیں، میں بتاتا ہوں۔ کوئی آدمی جس کو رینٹ پر اگر کسی کونسل نے جگہ دی ہے اور وہ اپنا رینٹ ٹائم پر دے رہا ہے تو ہم نے اس کی دکان Auction نہیں کرنی ہے، لیز اگر اس کی ختم ہو رہی ہے، وہ Extend بھی نہیں کرنی، چاہے وہ تینتیس سال کی لیز ہے یا ننانوے سال کی لیز ہے۔ جب تک وہ لیز ہے، وہ تو ہے لیکن ہم Extend نہیں کر سکتے۔ اگر رینٹ کوئی نہیں دے رہا تو پالیسی یہ ہے کہ اس کی جو Agreement ہے، وہ کینسل کرکے اس کو Auction کیا جائے۔

<u>حاجی محمد عدیل</u>، جناب سپیکر! یہ بڑا خطرناک رجحان ہے۔ اگر اس عمل سے کسی کو ننانوے سال کیلئے لیز ملی ہے یا عام طور پر 30 years renewal میں Again 30 years and again 30 years renewal ہوتی ہے۔ اگر اسی قانون جس پر یہ چل رہے ہیں، کنٹونمنٹ بورڈ والے شروع ہو جائیں تو آپ کی جو اسمبلی ہے، اس کا بھی لیز ختم ہو جائے گا۔ یہ تو Renewable lease ہوتے ہیں جو 99 years کے بعد پھر Renew ہوتے ہیں Extra payment پر ورنہ پاکستان میں، جو عمل آپ کر رہے ہیں، اگر اس عمل پر کنٹونمنٹ بورڈ یا ملٹری اسٹیٹ لینڈ والے شروع ہو جائیں تو پراونشل گورنمنٹ کے پاس جتنے بھی دفاتر ہیں جتنے بھی سیکرٹریٹ ہیں، کنٹونمنٹ بورڈ کی عمارت میں ہائیکورٹ ہے، آپ کی اسمبلی ہے، ان کے لیز تو 99 years کے لیز ہیں یہ تو ختم ہو جائیں گے پھر اس کے بعد وہ بھی ---------

<u>وزیر بلدیات</u>، سپیکر صاحب! سپیکر صاحب، دیکھیں جی ---------

<u>حاجی محمد عدیل</u>، آپ نے ایسا عمل شروع کیا ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ بڑا خطرناک ہے۔

<u>وزیر بلدیات</u>، سپیکر صاحب! ایسا ہے جی کہ کوئی رینٹ ہوتا ہے یا لیز ہوتی ہے تو ایک

Agreement ہوتا ہے Between the two parties ' اگر اس کی Violation ہوتی ہے تو .It is cancelled یہ بنوں کی بات کر رہے ہیں' آپ حیران ہوں گے' اخباروں میں آ رہا ہے کہ جس شخص نے یہ بلڈنگ حکومت سے لی ہے' اس نے اب تک 80640 روپے کا صرف کرایے میں ڈیفالٹ کیا ہے۔ He has never paid a penny to the .M.C, Bannu اس کے مہینے کا کرایہ بتیس سو روپے ہے۔ پچھلے دو سال سے اس نے ایک روپیہ کرایہ نہیں دیا اور یہ کہتے ہیں کہ Demolish کیوں کر دیا ہے اس کی بلڈنگ کو؟

<u>حاجی محمد عدیل</u>۔ ایک آدمی Agreement کی خلاف ورزی کرے' Rent pay نہ کرے' Lease money pay نہ کرے تو .That is a different thing میرا پوائنٹ یہ ہے کہ اگر پراونشل گورنمنٹ لوکل گورنمنٹ کی وہ جائیداد جو کہ لیز پر دی ہوئی ہے 99 years کیلئے' 90 years یا 30 years کیلئے اور وہ کہتے ہیں کہ ہم Lease renew نہیں کریں گے After completion of that period ' اگر یہی رویہ کنٹونمنٹ بورڈ اور ملٹی لینڈ والے بھی اپنائیں کیونکہ پراونشل گورنمنٹ یہ رویہ Adopt کر رہی ہے تو کل وہ کہیں گے' جب ہمارے لیز ختم ہو جائیں گے' کہ جی ہم اب تو Renew نہیں کریں گے کیونکہ یہ آپ کا طریقہ کار ہے تو پھر پراونشل گورنمنٹ کی جتنی جائیداد کنٹونمنٹ بورڈ کی حدود میں ہے' جس میں ہمارا سیکرٹریٹ ہے' گورنر ہاؤس ہے' وزیر اعلیٰ کا گھر ہے' آپ کی پراونشل اسمبلی ہے' ہائیکورٹ ہے اور جو Residence ہیں' اس کنٹونمنٹ بورڈ کے یہاں ہیں' ایبٹ آباد میں ہیں' ہر جگہ ہیں' اگر وہ بھی یہ کہے کہ ہم لیز کی Renewal نہیں کریں گے After 99 years or 90 years کیونکہ پراونشل گورنمنٹ نے یہ طریقہ کارپوریشن میں Adopt کیا ہے' تو یہ ایک بہت بڑا ظلم ہوگا لوگوں کے ساتھ اور خود پراونشل گورنمنٹ اس پوزیشن میں نہیں ہو گی کہ Face کر سکے۔

<u>وزیر بلدیات</u>۔ لیکن سپیکر صاحب' آپ قانونی طور پر دیکھیں If you are the owner of a property and you want that property back after 99 years, تو یہ تو ایک قانونی بات ہے ' If you don't want to further sublet it or give it on lease, there is no law that can stop you. ہم یہ تو نہیں کر رہے جی کہ اسمبلی یا اس قسم کی کوئی بلڈنگ' ٹھیک ہے' میں کنٹونمنٹ بورڈ کی بات آپ کی مانتا ہوں لیکن These are commercial properties we are talking about. بازاروں — میں — جو

دکانیں ہیں، فلیٹس ہیں، آفسز ہیں، ان کی بات کر رہے ہیں۔

Mr. Speaker: It depends upon the case to case,

وہ ہو گا ناں جی، اس طرح تو نہیں ہو گا۔

حاجی محمد عدیل: نہیں جناب سپیکر، ہم قوم کے نمائندے ہیں اور یہ جو آج وزیر ہیں تو لوگوں نے ووٹ دیکر ان کو منتخب کیا ہے۔ آپ ایسی غلط پالیسی کیوں اختیار کرتے ہیں کہ جس پر دوسرے ادارے عمل کریں جو آپ کیلئے اور لوگوں کیلئے کل مشکلات کا باعث بنے؟

وزیر بلدیات: سپیکر صاحب! میں نے جیسے پہلے عرض کیا ہے کہ فرض کریں جو یہ پچاس، ساٹھ دکانیں ہم Auction کر رہے ہیں، یہ پیسے پشاور کارپوریشن کے ہیں، چاہے دس کروڑ آتے ہیں یا جتنے پیسے بھی آتے ہیں، یہ پشاور میں ہی رہیں گے اور انہی لوگوں پر ان کے فائدے کیلئے خرچ ہوں گے۔

جناب باز محمد خان: محترم سپیکرصاحب! حاجی صاحب زما هغه سوال 'هانی جیک' کړو۔ هغه خپل سوال خو زما نه پاتے شو جی، حاجی صاحب خو پکښې دیپنبور او دغه مسئله راوسته جی۔

جناب سپیکر: دا خو حاجی صاحب سره تاسو Settle کړئ کنه، زما خو د دے سره کار نشته۔ البته زه یوه خبره کومه چه پرون تاسو په یو کال انتینشن باندے ډیر لوئے زور لګولے وو او هغه ما Convert کړو۔ هغه هم وروستو پروت دے۔ ورخ هم د جمعے ده، سوال ستاسو دے او پکښې پیښبور راشی، نوښار راشی، چارسده راشی نو دا خو تاسو په خپلو کښې حل کړئ جی۔

جناب علی افضل خان جدون (وزیر قانون): جناب سپیکر! یہ ابھی محترم ممبر، حاجی محمد عدیل صاحب نے جو سوال اٹھایا ہے، No doubt اس کی اپنی اہمیت ہے مگر پراونشل گورنمنٹ ایک Separate set up ہے، اس کے اپنے By-laws ہیں، انہوں نے اپنی پراپرٹی کے متعلق اپنے By-laws لگانے ہیں۔ کل کنٹونمنٹ کیا کرتی ہے، فیڈرل ایریا کیا کرتا ہے، اس کا ہمارے ساتھ تعلق نہیں ہے۔ جناب! یہ Precedence اتنی قابل قبول نہیں کہ آج ہم کریں گے تو کل فلاں کریں گے کیونکہ بہت سی باتیں جو ہم یہاں کرتے ہیں، ہم کہتے ہیں کہ ہمارے اس صوبے میں ہیں لیکن دوسرے صوبوں میں بھی

ایسا ہونا چاہئے تو اسلئے جناب، ہم نے صوبائی حکومت کی پراپرٹی کو Protect کرنے کیلئے، اس کے بہتر مفاد کیلئے اور اس سے زیادہ اضافی فائدہ حاصل کرنے کیلئے یہ تجویز پیش کی ہے اور دوسروں سے بات کرنا، اس سے Relevant ہے۔

جناب اکرم خان درانی : سپیکر صاحب !

جناب اکرم خان درانی : سپیکر صاحب! اس سلسلے میں میرا ایک ضمنی سوال ہے کہ جیسے یوسف ایوب صاحب نے کہا ہے کہ Lease پر جتنے بھی دیئے ہیں، ان کو ہم کینسل کرواتے ہیں تو جب وہ Lease پر دیتے ہیں تو ایک Agreement ہوتا ہے Owner اور MC کے درمیان اور پھر اس پر لوگ بلڈنگ تیار کرتے ہیں اور کافی خرچ آتا ہے لاکھوں کا اور اس Agreement میں یہ بھی درج ہوتا ہے کہ جب بھی وہ اس کو خالی کریں گے تو اس نے اس پر جو خرچہ کیا ہے، وہ ان لوگوں کو دیں گے تو کیا وہ خرچہ اس Agreement کے مطابق دیں گے یا نہیں دیں گے؟ میں نے یہ ضمنی سوال کیا ہے، آپ سن لیں کہ ایک Agreement ہوتا ہے، اس Agreement کے تحت جب کسی کو Lease دیا جاتا ہے تین سال کا، دس سال کا یا بیس سال کا تو وہ آدمی ایک نقشے کے مطابق اس پر ایک بلڈنگ تیار کرتا ہے اور Agreement یہ ہوتا ہے کہ جب بھی اسے خالی کرے گا تو وہ جتنا خرچہ اس پر آیا ہے، وہ متعلقہ ڈیپارٹمنٹ اس کو دے گا۔ اب جن لوگوں نے Lease پر لی ہے اور یہ اس کی Lease کینسل کر رہے ہیں تو جو خرچہ ان لوگوں نے کیا ہے، آیا وہ ان کو واپس دینے کیلئے تیار ہیں؟

وزیر بلدیات : جناب! بدقسمتی سے مختلف Agreements ہیں، مختلف کونسلز کی مختلف شرائط ہیں - It depends on what agreement he is talking about. So ------------ there is no one yardstick

جناب سپیکر : اکرم خان! دا خو ډیره ټیکنیکل خبره ده۔ نه نه جی، زما خبره--

جناب اکرم خان درانی : نہیں جی، یہ ایک اہم سا سوال ہے اور یہ لوگ کر رہے ہیں۔ آج بنوں میں ہوا ہے، کل پشاور میں کریں گے، دوسرے ضلع میں کریں گے۔ یہ جواب مجھے دیدیں ذرا، پلیز۔ اگر انہوں نے ایک آدمی کے ساتھ ایک Agreement کیا ہے کہ آپ بلڈنگ تعمیر کریں، آپ کا Lease ٹائم ختم ہو جائے تو پھر آپ نے جو خرچہ کیا ہے، وہ ہم دیں گے۔ اگر اس کے Agreement میں ہے تو آیا وہ دینے کیلئے تیار ہیں؟

وزیر بلدیات، سپیکر صاحب! Agreement جو ہوتا ہے ' It has to be respected اگر وہ by both the parties ا گر گورنمنٹ Violate کریگی تو گورنمنٹ کا قصور ہے اور اگر وہ شخص Violate کریگا' یہ بنوں کے بارے میں کوئسچن کر رہے ہیں' اگر آپ مجھے وقت دیں تو میں دو منٹ میں --------------

جناب سپیکر، اس پر تو کافی ڈسکشن ہوئی ہے جی۔

وزیر بلدیات، اگر Violation ایک طرف سے ہو جائے' دوسری طرف سے ہو جائے تو The agreement does not stand ا گر حکومت نے یہ Agreement کیا ہوا ہے کہ نناوے سال بعد بلڈ نگ کا خرچہ ہم دیں گے تو ,Why not کیوں نہیں دیں گے؟

جناب باز محمد خان، محترم سپیکر صاحب! چه دوئ دا خبره کوی چه دا د بنوں سره Related مسئله ده نو دا کوم Building چه دوئ Demolish کړے دے نو د دے خو باقاعده د دوئ سره ایګریمنټ شوے دے او په هغه کښی دا لیکلی شوی دی جی -------

جناب سپیکر، دا تاسو مهربانی اوکړئ په خپلو خپلو سیټونو باندے تشریف کیږدئ۔ دا څه کوئ تاسو جی؟

جناب باز محمد خان، اوس Violation خو جی دا دے، دا محترم وزیر صاحب ډیر ښه وائی چه دوانړه فریقین به هغه ایګریمنټ Honour کوی، اوس په دے نه پوهیږم چه دغه ایګریمنټ چه دے، دا ګورنمنټ Honour نه کړو او که دا هغه بل فریق چه چا ته ملاؤ شوے دے، هغه Honour نه کړو؟ زه خو په دے نه پوهیږم چه دا Building جوړ کړلے شو، دوئ ورته اجازت ورکړو۔ دا Illegal building نه دے چه دوئ به لکه پیسے نه وی داخلے کړی یا نے بل څه نه دی کړی نو ولے جی دوئ ته اجازت ورکوؤ چه د Building دوئ Construction کوؤ او بیا چه Construction اوشی نو پکار خو دا دو چه ګورنمنټ په خپل تحویل کښی اخستے وے، Demolish کوؤ نے ولے جی؟ بل دا ده چه په هغه ایګریمنټ کښی دا لیکلی دی چه دوئ به پیسے داخلوی او ده ته به په کرایه ورکوی % 10 په Increase باندے۔

جناب فتح محمد خان (وزیر جنگلات)، سپیکر صاحب! دا خو جی یوه ډیره اهمه خبره

ده چه د دے صوبے څه جائیداد وی یا د میونسپل کمیټۍ جائیداد وی، فرض کړه مونږه دا اجازت ورکوو چه هغه که چا واخستو او چا قبضه کړو، بس هغه به قبضه وی نو دا خو نامناسبه ده۔ زمونږه د اوقاف ډیر داسے دکانونه دی، خایونه دی چه هغوی پنځوس روپۍ ورکوی او هم هغه پراپرټی چه د یو پرائیویټ سړی ده، هغه ته پانچ هزار او چه هزارروپۍ ورکوی نو دا خو د حکومت مال دے زمونږه د ټولو په شریکه۔ پکار دی چه د دے څه نه څه تحفظ مونږه کوو۔ که هر سړے وائی چه دا-----

جناب سپیکر: په دے کښ صرف خبره داسے ده، پکار ده چه مونږه په هغے باندے سوچ اوکړو چه هر یو سړے چه که د گورنمنټ سره څه کنټریکټ کوی او که پرائیویټ کوی، د هغے کنټرکټ خپل خپل Contents وی او هغه چه څوک Violate کړی نو هغه Penal clause هم پکښ وی، که دوئ Violate کړو نو داسے به کیږی او که هغه Violate کړو نو داسے به کیږی۔ نو هغه بالکل یو Clear cut خبره ده۔ که یو نے خلاف ورزی اوکړی نو That person is liable یا که بل نے خلاف ورزی اوکړی نو هغه نے Liable دے۔ د هغے د پاره Courts هم شته، اسمبلی شته، هر یو خائے شته۔ نو Presumptive چه کوم دی، .It depends upon case to case هره یوه مسئله په جنرل ډسکشن باندے نه حل کیږی جی۔ سوا گیاره بجے به ټهیک زه 'Questions Hour ختمه وومه۔ چه د چا پاتے شی، پاتے به شی ښه۔ بیا تاسو کوئ سپلیمنټری چه څومره مو خوښه وی، کوئ۔

میاں افتخار حسین: ښه جی۔ جناب سپیکر صاحب! دا یوه خبره دوئ وائی چه د صوبے د پاره دا د پالیسۍ خبره ده نو د Lease خپله پالیسی موجود شته۔ اوس چه کوم Statement ورکړے شو، دا د Lease د پالیسۍ خلاف Statement دے۔ په هغے کښ Renewal شته دے او Renewal هغه چا سره وی چه کوم چا سره Lease وی۔ دوئ وائی چه نه، مونږه هغه کینسل کوو، دے کښ ډیر زیات فرق دے او چه څوک ټهیک خپله کرایه ورکوی، دا خبره د گورنمنټ د طرف نه ټهیک راغلے ده چه څوک کرایه ورکوی، هغوی مونږه نه چهیړو او په ټهیک باندے دلته د دوئ نورو سره هم داسے ارادے

شته خو دا خدشات نن ختم شو۔ دوئ نورو ته ونیلی وو چه څوک کرایه ورکوی، تهیک پراته دی۔ هغوی ته هم دا خطره ده او دوئ دا پالیسی جوړوی نو پکار ده چه د دے صفائی اوکړی چه Lease renewal هغه چا سره کیږی چه د چا سره په Lease وی نو که دغه وضاحت تے اوکړو نو ښه به وی۔

وزیر بلدیات، سپیکر صاحب! Leases renewal کا یہ فیصلہ ہماری حکومت نے نہیں کیا۔ اگر آپ ریکارڈ دیکھیں تو پانچ، چھ سال پہلے ہماری پیشرو حکومتوں نے کابینہ میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ کوئی Leases نہ ہم دیں گے اور نہ Renew کریں گے اور یہ تقریباً سب کو پتہ ہے اور Specially جو ایم پی ایز Urban areas کو Represent کرتے ہیں، وہاں سب سے زیادہ مسئلہ ہے کیونکہ MCs اور Town Committees کی بہت پراپرٹی ہوتی ہیں اور لوگوں کا بڑا پریشر ہوتا ہے، پچھلے پچاس، پچاس سال سے ان Properties میں وہ رہ رہے ہوتے ہیں کہ جی، ہماری Lease ختم ہو رہی ہے، اس کو Renew کیا جائے لیکن پچھلے پانچ چھ سال سے یہ پالیسی چل رہی ہے۔ This was one of the few cases in Bannu جس میں تھوڑا سا Faxes کے ذریعے، ہر گھنٹے بعد یہاں سے Faxes جاتے تھے، رپورٹ مانگی جاتی تھی اور اگر اس Lease دینے کی وہ Timing دیکھیں تو وہ یہ ہے کہ اس وقت اے این پی اورمسلم لیگ کی مشترکہ حکومت ٹوٹ رہی تھی اور ایک آدمی کی وجہ سے کہ اگر وہ ہماری طرف ہوتا تو شاید نئی حکومت بن نہ سکتی، وہ Defect کر گیا، یہ اسی آدمی کا کیس ہے جس کا یہ نام لے رہے ہیں اور اس کے خلاف الیکشن ٹربیونل میں اس نے Case withdraw کیا ہے، And he has defected, he left with the A.N.P. and Muslim League. وہ Independent آدمی تھا اور پیپلز پارٹی کی حکومت بن گئی۔ تو آپ کو یہ ساری چیز سامنے نظر آجائے گی۔

حاجی بہادر خان (مردان)، جناب سپیکر! دا دغه چه دومره Serious معامله ده نو پکار دا ده چه دا مونږه واخلو او کمیټی د دے انکوائری اوکړی۔

جناب سپیکر، 'Mover' څه خبره اونکړه او هر یو شے کمیټی ته لیږل، خو دے کښې ډیر ------

حاجی بہادر خان، نه، مونږه به واخلو، تاسو ئے زمونږه کمیټئ ته راولیږی۔

(شور)

جناب محمد اکرم خان درانی: جناب سپیکر صاحب! دا خو ډیره اهم مسئله ده او معمولی شے نه دے، ډیر معمولی څیزونه کمیټۍ ته لاړ شی- زمونږه ګزارش دا دے چه دا د Suomoto باندے واخلی او کمیټۍ ته لاړه شی جی-

جناب سپیکر: تاسو خو نے پخپله هم اخستے شئ کنه نو بیا اسمبلۍ نه څه تپوس کوئ؟ Are you the Chairman of that Committee?

حاجی بہادر خان: ہاں جی-

جناب سپیکر: نو تا سره خپله اختیار شته، بیا خپل دغه کوه-

حاجی بہادر خان: ټهیک شوه جی، مونږه به انکوائری اوکړو-

وزیر بلدیات: سپیکر صاحب! He has asked me a very simple question کہ یہ پلاٹس یہاں پڑے ہوئے ہیں تو ہم نے کہا کہ پڑے ہوئے ہیں، کسی کو دیئے نہیں ہیں- چاہئے یہ جی کہ یہ وہاں کے 'Reps' ہیں' یہ کہیں کہ آپ نے حکومت کی جائیداد لوگوں کو سستے داموں کیوں دیدی ہے؟ ہم کہتے ہیں کہ ہم نے کسی کو نہیں دی ہے۔ تو یہ کس چیز کی کمیٹی میں جائیں گے؟ Suomoto اگر کوئی چیئرمین لیتا ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں-

جناب سپیکر: 'Suomoto' ان کو اختیار ہے ----------

Minister for Local Governments: Sir, on the floor of the House I oppose this thing, going to the Committee, suomoto.

لیتے ہیں تو میں تو اعتراض کر نہیں سکتا-

جناب باز محمد خان: محترم سپیکر صاحب! خکه مونږه دا وایو چه دا د کمیټۍ ته لاړشی په چه دا ----------

جناب سپیکر، اوس خو هغوی خپله اوونیل He opposes but the Chairman says that he is taking it up suomoto, نو بیا خو خبره ختمه شوه کنه- بیا تاسو پرے څه خبره کوئ جی؟

جناب باز محمد خان: ټهیک شوه جی-

Mr. Speaker: Honourable Baz Muhammad Khan, MPA, to please

ask his Question No. 694.

* 694 ۔ جناب باز محمد خان: کیا وزیر بلدیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔۔۔
(ا) آیا یہ درست ہے کہ میونسپل کمیٹی بنوں نے پھوڑی گیٹ کے ساتھ کچھ دکانات تعمیر کی ہیں؛
(ب) اگر (ا) کا جواب اثبات میں ہو تو کل کتنی دکانات تعمیر کی گئی ہیں اور ان کی تعمیر کب مکمل ہوئی؛
(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ تاحال مذکورہ دکانوں کو کرایہ یا پٹہ پر نہیں دیا گیا ہے؛
(د) اگر (ج) کا جواب اثبات میں ہو تو۔۔
(i) مذکورہ دکانوں کو کرایہ پر نہ دینے کی کیا وجوہات ہیں؛
(ii) کیا حکومت نے اس سلسلے میں ضروری اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب یوسف ایوب خان (وزیر بلدیات): (ا) جی ہاں' یہ درست ہے کہ میونسپل کمیٹی بنوں نے پھوڑی گیٹ کے باہر دکانات تعمیر کی ہیں۔
(ب) کل تیس عدد دکانات تعمیر کی گئی ہیں جن کی تعمیر 23-4-1996 کو مکمل ہوئی ہے۔
(ج) جی ہاں' یہ بھی درست ہے۔
(د) i۔ مذکورہ دکانات کو آٹھ دفعہ کرایہ پر بذریعہ کھلی بولی دینے کیلئے اخبارات میں مشتہر کیا گیا لیکن ہر بار بولی توقع سے کم رہی یا کسی نے بولی میں حصہ نہ لیا۔ ان دکانات کو کرایہ پر دینے میں سب سے بڑی رکاوٹ سڑک کی دوسری جانب واقع مارکیٹ کے مالکان ہیں جو اپنے اثر و رسوخ کی وجہ سے خواہشمند حضرات کو دکانات لینے سے باز رکھے ہوئے ہیں۔
ii۔ اب حکومت نے ان دکانات کو کمشنر بنوں ڈویژن کی زیر نگرانی بعد مشتہری بذریعہ کھلی بولی کرایہ پر دینے کے احکامات جاری کئے ہیں۔ حکومت کی پوری کوشش ہے کہ دکانات بغیر ملی بھگت اور بلا دباؤ نفع بخش کرایہ پر دی جائیں۔

جناب باز محمد خان: محترم سپیکر صاحب! دا ما سوال کړے دے او دوئ په جواب کښې ونیلی دی چه دا بالکل درست ده۔ زه دوئ ته یو مشوره ورکومه چه دوئ وائی چه هلته ډیر بارسوخ خلق دی او دوئ په آکشن کښې تلے نه شی نو زما دا یو Suggestion دے جی که د دوئ خوښه وی چه دوئ د یوه

کرایه Fix کړی، که په هغه کرایه باندے دوئ ته څوک راغلل، د هغے نه که بره لاړل نو بیا خو ډیره ښه ده، که نه وی نو هغه کرایه به د دوئ Fixed وی او کیدے شی چه څوک دغسے په Application یا په آکشن کښې دا واخلی۔ دوئ د یوه کرایه Fix کړی چه دا به گورنمنټ ته څوک ورکوی، که د دے نه بره چا ورکړل نو ډیره ښه به وی۔ په دے دوو، دوه نیمو کالو نه دا دکانونه داسے پراته دی او گورنمنټ ته د دے نقصان خی نو زما دا یو Suggestion دے۔ که دوئ یوه کرایه Fix کوی، چه څومره گورنمنټ Fix کوی او په هغه کرایه باندے بره چا ورکړ ل خو بیا ډیره ښه ده او که بره چا ورنکړل نو په Application باندے بیا هغه خلقو ته ورکوی۔ خو دا ده چه دے نه به خبره خلاصه شی چه هلته څوک بارسوخ خلق دی چه هغه بولی نه ورکوی؟ نو د دے نه به خبره اوخی جی۔

<u>وزیر بلدیات</u>: ٹھیک ہے جی، It is a good suggestion, I agree with him. آٹھ دفعہ Advertise کر چکے ہیں، ابھی تک وہ کرایے پر نہیں گئی ہیں۔ اب یہ جو نئی پالیسی آ گئی ہے تو شاید اس پالیسی کے تحت ہم مزید کرایے پر نہ بھی دیں، We might auction them on 'Malkana Haqooq'. تو یہ مجھے Suggestions دے دیں تو اس کے مطابق ہم انشاء اللّٰہ کوشش کریں گے کہ اس مسئلے کا کوئی حل نکالا جائے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Honourable Akram Khan Durrani, MPA, to please ask his Question No. 712. Akram Khan, please.

*712 <u>جناب اکرم خان درانی</u>، کیا وزیر بلدیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔۔

(ا) آیا یہ درست ہے کہ میونسپل کمیٹی بنوں کے فنڈ سے لائبریری کے کوارٹر کے ساتھ ایک اضافی کمرہ تعمیر ہوا ہے؛

(ب) آیا مذکورہ کوارٹر کے ساتھ اضافی کمرے کی تعمیر کی ضرورت تھی؛

(ج) اگر (ا) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو۔۔

۱۔ مذکورہ کمرے کی اجازت کس نے دی؛

۲۔ منظوری دینے کا طریقہ کار کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب یوسف ایوب خان(وزیر بلدیات): (ا) جی ہاں' یہ درست ہے۔
(ب) جی ہاں' مذکورہ کوارٹر کے ساتھ اضافی کمرے کی ضرورت تھی اور ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے کمرہ تعمیر کیا گیا۔
(ج) ا۔ کوارٹر کے ساتھ کمرے کی منظوری صوبائی حکومت نے بذریعہ چٹھی نمبر /AO-V (L.C.B) 2/19/1997 مورخہ 12/07/1997 دی تھی۔
۲۔ قواعد کے مطابق مسٹر فرزند علی' آکٹرائے سپرنٹنڈنٹ میونسپل کمیٹی بنوں کی درخواست پر انجینیئرنگ برانچ بلدیہ بنوں نے Estimate تیار کرکے بذریعہ چٹھی نمبر MF 196 مورخہ 16/7/1997 صوبائی حکومت کو منظوری کیلئے بھیجا گیا اور حسب ضابطہ صوبائی حکومت نے منظوری دے دی۔
بلدیہ بنوں کی جائیداد کی مرمت اور حفاظت کونسل کے فرائض میں سے ہے۔ کونسل کی جائیداد خراب ہو رہی تھی ۔ کوارٹر کی مرمت کی اشد ضرورت تھی اور صوبائی حکومت سے منظوری کے بعد تیار شدہ تخمینہ لاگت کے مطابق بذریعہ اشتہار ٹینڈر طلب کرکے کوارٹر کی مرمت اور دیگر اضافی کمرہ کی تعمیر پر مبلغ 185,700 روپے خرچ کئے گئے ۔ کوئی بے قاعدگی یا غیر قانونی کام نہیں کیا گیا۔ دستاویزات ضمیمہ میں ملاحظہ ہوں۔

جناب اکرم خان درانی : سوال کښې چه ما کومه غوښتنه کړے ده جی' زمونږ په بنوں کښې د ایم سی یو کوارټر دے، هغے سره جخته لائبریری ده' هغے کښې جی یوه کمره جوړه شوے ده۔ د هغه کورصحن دومره زیات دے چه دا کمره به د کوردننه جوړه شوے وه خو په څه غرض باندے هغه کمره د هغه کوارټرنه بهر ته د حجرے په شان جوړه شوه۔ او هلته یوه لائبریری هم ده چه مختلف قسم خلق ورله راځی' نو هغه ورکوټے غونډے چمن دے' دے کوارټروالا دا کوشش کوو چه دے چمن باندے هم زه قبضه اوکړمه او هغه کمره ئے د چمن په سر باندے جوړه کړه جی نو زمونږ گزارش دا دے منسټر صاحب ته چه هلته لائبریریٔ ته مختلف قسم خلق راځی او هغه کوارټر کښې چه کوم سپرنټنډنټ دے، هغے سره عجیبه عجیبه خلق په هغه حجره کښې' حجره ده جی کمره نه ده' حجره ده' هغه حجره کښې جی ناست وی او بهر هلته هغه د بنوں د روایات مطابق لکه هغه حقه یا چلم هم پروت وی او مونږ داوایو صرف ______ (قہقہے)

جناب سپیکر، اکرم خان! لږ Careful اوسه روایات متعلق۔

جناب اکرم خان درانی، بنه جی، نه ما جی د حقے او د چلم خبره کړے ده، داسے څه ما نه دی ونیلی۔ زما صرف دا گزارش دے چه که مونږ اوس کمره ورانوؤ نو دا خو جی د گورنمنټ نقصان دے، په هغے باندے پچاسی هزار روپئ لگیدلی دی، منسټر صاحب ته زما گزارش دا دے چه چمن سائډ ته دوئ کوم گیټ جوړ کړے دے، که دا گیټ بند شی او د کمرے گیټ د کوارټر دننه شی نو هلته چه څوک راځی نو هغه خلقو ته به تکلیف نه وی جی۔

جناب سپیکر، آنریبل منسٹر، پلیز۔

وزیر بلدیات، سپیکر صاحب! اکرم خان نے بڑی اچھی چیز پوائنٹ آؤٹ کی ہے، یہ تقریباً" پچاسی ہزار، سات سو روپے لگے ہیں۔ جہاں تک اس پیسے کی Approval کا تعلق ہے تو وہ بالکل Legal طریقے سے ہوا ہے۔ It came from the Secretary to the then Minister, غالباً فرید خان منسٹر تھے، انہوں نے Approval دی ہے کیونکہ ایڈمنسٹریٹر کی Recommedation کو منسٹر کو بھی تھوڑی بہت اہمیت دینی پڑتی ہے After all he is the man who is looking after that M.C. تو فرید خان نے بھی Approval دی ہے Thinking کہ کیونکہ ایڈمنسٹریٹر نے لکھا تھا کہ یہ بہت ضروری ہے۔ اب جب سے یہ چیز Raise ہوئی ہے، اب دیکھا جائے تو I think, it was a total waste of money. اب میں یہاں بیٹھا ہوں، ظاہر ہے مجھے تو نہیں پتہ کہ یہ کمرہ کیسے بنا رہے ہیں، کہاں بنا رہے ہیں؟ پورے صوبے میں ایک ایک کمرے کو تو آدمی Monitor نہیں کر سکتا۔ بنوں کے میوزیم کی ایک بہت پرانی اور خوبصورت بلڈنگ ہے جو 1905 میں بنی تھی، اس کی جو Look ہے، وہ ایک Historical چیز ہے، اس کو بھی اس کمرے نے خراب کر دیا ہے۔ ہمارا تو یہ خیال تھا کہ ٹھیک ہے، یہ پیسے لگ چکے ہیں لیکن ایک Historical جو بلڈنگ ہے، اس کا سارا Face یہ کمرہ خراب کر رہا ہے اور چیف منسٹر پچھلے دنوں میں جب دورے پر گئے تھے، تو وہاں میوزیم کیلئے پچیس لاکھ روپے کی مزید گرانٹ Announce کر کے آئے ہیں۔ تو حکومت کی دلچسپی ہے کہ اس کو اور Improve کیا جائے۔ اکرم خان صاحب اور میں بیٹھ کر Discuss کر لیں گے کیونکہ میرا اپنا ذاتی ارادہ یہ تھا اور محکمے کی بھی یہ Opinion تھی کہ پیسے تو ضائع ہوں

گے لیکن اس کمرے کو Demolish کرنا چاہئے، ختم کرنا چاہئے کیونکہ وہ اس بلڈنگ کی ساری Out-look خراب کر رہا ہے۔ تو یہ مشورہ دینے کی بجائے یہ کہتے۔ ٹھیک ہے، نقصان تو ہوگا، اب ایک غلطی ہوگئی ہے۔ اس وقت کے ایڈمنسٹریٹر نے بھیج دیا تھا، پیسے بھی لگ چکے ہیں اور جیسے یہ کہتے ہیں کہ وہ کمرہ بھی حجرے کی طرح استعمال ہو رہا ہے تو I think, we should demolish it, I am with him. جو Suggestion یہ دیں ہم وہ کرنے کو تیار ہیں۔

جناب اکرم خان درانی : Thank you very much. زه د منسټر صاحب شکریه ادا کومه۔

Mr. Speaker: Honourable Akram Khan Durrani, MPA, to please ask his Question No. 720. Honourable Akram Khan, MPA, please.

* 720 _ جناب اکرم خان درانی: کیا وزیر بلدیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ___

(ا) آیا یہ درست ہے کہ بنوں شہر کی میونسپل کمیٹی میں محکمہ بلدیات کے کافی تعداد میں پلاٹ موجود ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ سال 1995 سے 1998 تک ضلع بنوں کے کافی لوگوں نے ان کو Lease پر حاصل کرنے یا کیبن، دکانات یا مارکیٹ بنانے کیلئے درخواستیں دی ہیں؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پلاٹوں کی الاٹمنٹ پر وزیر اعلیٰ اور کابینہ نے کافی عرصہ سے پابندی لگائی ہوئی ہے؛

(د) اگر (ا) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو 1995 سے 1998 تک کن کن لوگوں نے درخواستیں دی ہیں، ان کے نام بمعہ ولدیت بتائے جائیں اور یہ بھی بتایا جائے کہ ان درخواستوں پر کس حد تک کام ہوا ہے؟

جناب یوسف ایوب خان (وزیر بلدیات): (ا) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ج) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(د) ایسے افراد درخواست کنندہ کے نام ذیل ہیں:۔

(ا) نقیب اللہ خان ولد میر عالم خان ٹمبر مرچنٹ جامن روڈ بنوں

(۲) نعمت اللہ خان ولد حاجی شیر نواز سکنہ سوکڑی حافظان بنوں

(۳) (I) عبدالمجید ولد گل عباس خان سکنہ غریب آباد منڈاں بنوں

(II) عندلیب خان ولد محمد سلیم خان سکنہ گڑھی میر عالم خان

(۴) حاجی غازی محمود خان ولد خلیفہ محمد زمان مکان نمبر 274/D ٹانچی بازار بنوں

(۵) شیر نواز خان ولد گل عباس خان سکنہ غریب آباد منڈاں بنوں

(۶) اختر محمود خان ولد حاجی دوست محمد خان سکنہ بازیدہ کوکل خیل بنوں

ان درخواستوں پر حکومت کی پالیسی کے مطابق کارروائی کی جارہی ہے اور تاحال کسی کو الاٹمنٹ نہیں ہوئی ہے اور نہ ہی مروجہ پالیسی سے انحراف کیا جائے گا۔

جناب اکرم خان درانی: سپیکر صاحب! زہ --------

وزیر بلدیات: یہ Identical question ہے وہی باز محمد خان والا' اس کا جواب تو ----

جناب اکرم خان درانی: میرے خیال میں اسی طرح کا سوال ہے لیکن اس میں میرا ایک ضمنی سوال ہے۔ انہوں نے جو جواب دیا ہے' میں نے اس وقت بھی یہ پوچھا تھا۔ صرف اب یہ فلور پر یہ کہیں جی -----------

جناب سپیکر: دا Connected سوال دے، هغوی نه تپوس اوکړئ۔ چیئرمین صاحب ناست دے، که Suo moto نے اخلی نو بس دهغے سره به لاړ شي۔

جناب اکرم خان درانی: نہیں' یہ تو اس کے متعلق نہیں ہے۔ یہ آپ دیکھیں' ایک علیحدہ سوال ہے Allotment کے سلسلے میں اور اس بارے میں میرا ایک ضمنی سوال ہے۔ ایک تو منسٹر صاحب نے یہ کہا ہے کہ جو بھی الاٹمنٹ ہم کریں گے یا دیں گے' وہ اوپن آکشن پر دیں گے' ایک بات تو یہ ہوگئی جی۔ دوسرا میں دوبارہ ان سے یہ پوچھوں گا کہ جو ایگریمنٹ ایم۔سی نے پورے صوبے میں کسی بھی شخص سے کیا ہے تو کیا ایم۔سی اس ایگریمنٹ کی پابند ہے؟ جس قسم کا بھی ایگریمنٹ ہے' وہ Written ہوتا ہے اور ایم۔سی کی طرف سے بھی اور مالک کی طرف سے بھی' صرف اگر وہ یہ Ensure کریں کہ جو ایگریمنٹ ہے پورے صوبے میں' وہ اس پر عمل کرنے کیلئے تیار ہیں؟

وزیر بلدیات: میں آپ کی وساطت سے درانی صاحب کو پھر سے Repeate کروں گا جی ایگریمنٹس ' مختلف ایگریمنٹس ہیں مختلف پراپرٹیز کے ' جس Particular property کا جس قسم کا ایگریمنٹ ہے حکومت اس ایگریمنٹ کو Honour کرے

گی جی حکومت لوگوں کو تو دھوکہ نہیں دے سکتی ہے جی یہ کوئی Individuals تو نہیں ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ سول کورٹس میں چلے جائیں کہ ایگریمنٹ یہ تھا اور ایگریمنٹ Violate کیا ہے ہماری حکومت لوکل کونسل بورڈ ۔ایم سی ہے ٹاؤن کمیٹی ہے ۔جیسا اس نے ایگریمنٹ کیا ہے اس کو 100% اس پر Binding ہے کہ اس پر وہ کرے جی ۔

Mr. Speaker: Honourable Hashim Khan, MPA, to please ask his Question No. 729. Hashim Khan, MPA, please.

*729 ۔ جناب محمد ہاشم خان: کیا وزیر بلدیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ ـــ
(ا) موجودہ حکومت کے برسراقتدار آنے سے لے کر تاحال چارسدہ میونسپل کمیٹی اور ضلع کونسل میں کل کتنے ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں؛
(ب) مذکورہ تمام بھرتی شدہ افراد کے نام اور جائے سکونت کی تفصیل گریڈ وائز بتائی جائے؛
(ج) آیا مذکورہ بھرتی قواعد کے مطابق مشتہر کی گئی ہے یا براہ راست بھرتی کی گئی ہے؟

جناب یوسف ایوب خان (وزیر بلدیات): (ا) موجودہ حکومت کے برسراقتدار آنے سے لے کر اب تک میونسپل کمیٹی چارسدہ میں کل آٹھ ملازمین بھرتی ہوئے ہیں جبکہ ضلع کونسل چارسدہ میں کوئی بھی ملازم بھرتی نہیں کیا گیا ہے۔
(ب) تفصیل بھرتی ملازمین بلدیہ چارسدہ ذیل ہے:۔

نام	گریڈ	کیفیت	تاریخ تعیناتی	ایڈریس
1۔ قاسم جان	1	نائب قاصد	30/5/97	عمر آباد نمبر ۲، چارسدہ
2۔ روبینہ نثار	2	لیڈی ویکسنیٹر	5/11/97	ملسم محلہ چارسدہ
3۔ نوید خان	4	واٹر کنکشن چیکر	25/2/98	طارق آباد اتمانزئی
4۔ سید افضل	2	ڈرائیور	1/1/98	خانائی اتمانزئی
5۔ محمد ریاض	2	ٹیوب ویل آپریٹر	1/12/97	بہلول خیل چارسدہ
6۔ محمد ایاز	1	ٹیوب ویل چوکیدار	1/12/97	مسافر خیل پڑانگ
7۔ امتیاز علی		ڈیلی ویجز	8/6/98	مسافر خیل پڑانگ
8۔ طاہر خان		سینٹری ورکر	8/6/98	مسافر خیل پڑانگ

(ج) سیریل نمبر 5 اور 6 (مالکان) Land Doners ہیں جبکہ سیریل نمبر 7 اور 8 مبلغ 1500 روپیہ ماہوار (Fixed) پر بھرتی کئے گئے ہیں۔ سکیل نمبر 3 اور اوپر کیلئے بھرتی بعد مشتہری کی جاتی ہے۔

نوید خان جو کہ سکیل نمبر 4 میں دوبارہ بھرتی ہوا ہے' اسے قبل ازیں غلط طریقے پر بھرتی ہونے کی وجہ سے سبکدوش کیا گیا لیکن بعد میں اس وقت کے وزیر بلدیات نے اپنے احکامات کے تحت اسے بحال کر دیا تھا۔

جناب محمد ہاشم خان: میں مطمئن ہوں جی۔ (قہقہے)

Mr. Speaker: Honourable Hashim Khan, MPA, to please ask his Question No. 734.

*734 _ جناب محمد ہاشم خان: کیا وزیر بلدیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ ــــ

(ا) آیا یہ درست ہے کہ حکومت محکمہ بلدیات میں چیف افسران کو براہ راست بھرتی کرنے کا رادہ رکھتی ہے؛

(ب) اگر (ا) کا جواب اثبات میں ہو تو۔

(ا) آیا محکمہ بلدیات میں کوالیفائیڈ افراد موجود نہیں ہیں؛

(۲) مذکورہ چیف افسران کو بھرتی کرنے کا طریقہ کار کیا ہو گا' وضاحت کی جائے؟

جناب یوسف ایوب خان (وزیر بلدیات): (ا) فی الحال محکمہ بلدیات کے زیر غور چیف آفیسرز بھرتی کرنے کی کوئی تجویز نہیں ہے۔

(ب) (ا) اگر محکمہ میں کوئی اہلکار مطلوبہ معیار پر پورا اترتا ہے تو وہ دوسرے امیدواروں کے ساتھ بھرتی کے طریقہ کار کے مطابق ٹیسٹ اور انٹرویو میں شامل ہو سکتا ہے۔

(۲) محکمہ بلدیات میں چیف آفیسر بھرتی کرنے کا طریقہ کار یوں ہے؛

مختلف گریڈز میں خالی آسامیوں کو پر کرنے کیلئے خواہشمند اور معیار پر پورا اترنے والے امیدواروں سے اخبار کے ذریعے سلیکشن پروگرام کے مطابق درخواستیں دینے اور اور ٹیسٹ و انٹرویو میں شامل ہونے کیلئے درخواستیں مانگی جاتی ہیں۔ موزوں امیدواروں کی سفارش سلیکشن کمیٹی کرتی ہے اور حتمی انتخاب لوکل کونسل بورڈ کرتا ہے جو کہ بشمول سیکرٹری بلدیات 'چھ ممبران پر مشتمل ہوتا ہے۔

اس سروس میں بھرتی شمال مغربی سرحدی صوبہ لوکل کونسل سروس پراونشل گروپ آف فنکشنریز) رولز 1981 کے تحت کی جاتی ہے۔

Mr. Muhammad Hashim Khan: Sir! I am satisfied.

Mr . Speaker: Honourable Muhammad Shoaib Khan , MPA , to please ask his Question No. 756. Shoaib Khan, MPA.

*756 _ جناب محمد شعیب خان، کیا وزیر بلدیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ ـــــ
(ا) آیا یہ درست ہے کہ ملاکنڈ ایجنسی میں رورل ورکس پروگرام ختم کر دیا گیا ہے،
(ب)۔ اگر (ا) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ پروگرام کب شروع کیا گیا تھا اور کب تک جاری رہا، نیز اسے ختم کرنے کی وجوہات بھی بتائی جائیں،
(ج) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ پروگرام دیگر ایجنسیوں میں بھی ختم کر دیا گیا ہے،
(د) اگر (ج) کا جواب نفی میں ہو تو آیا یہ درست ہے کہ بنیادی سہولتوں کے لحاظ سے ملاکنڈ ایجنسی اب اس قابل ہوگئی ہے کہ یہاں پر مذکورہ پروگرام کی ضرورت نہیں،
(ہ) اگر (د) کا جواب اثبات میں ہو تو اس سلسلے میں مکمل Statistical data (بنیادی معلومات) فراہم کیا جائے اور آیا حکومت ملاکنڈ ایجنسی میں رورل ورکس پروگرام دوبارہ شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب یوسف ایوب خان(وزیر بلدیات)، (ا) جی ہاں' یہ درست ہے کہ مذکورہ رورل ورکس پروگرام ملاکنڈ ایجنسی میں ختم کیا گیا ہے۔
(ب) مذکورہ پروگرام 1973 میں شروع کیا گیا تھا جسے 1989 میں ختم کر دیا گیا نیز 1989-90 میں کمیونٹی اپ لفٹ پروگرام (CUP) اور بی ٹی آر پروگرام کے آغاز کی وجہ سے رورل ورکس پروگرام کو ملاکنڈ ایجنسی میں ختم کر دیا گیا۔
(ج) جی نہیں' مذکورہ پروگرام دیگر ایجنسیوں میں تاحال جاری ہے۔
(د) یہ درست ہے کہ ملاکنڈ ایجنسی ایک پسماندہ علاقہ ہے اور اسی لئے صوبائی حکومت سال بہ سال کمیونٹی اپ لفٹ پروگرام' بی ٹی آر پروگرام' تعمیر وطن پروگرام اور پیپلز پروگرام کے ذریعے ملاکنڈ ایجنسی میں عوام کو بنیادی سہولتوں کی فراہمی کیلئے ترقیاتی فنڈز مہیا کرتی رہی ہے۔ مزید برآں ملاکنڈ ایجنسی میں رورل ورکس پروگرام کی ضرورت کا فیصلہ صوبائی حکومت پر منحصر ہے۔

(ه) محکمہ ہذا نے ملاکنڈ ایجنسی میں رورل ورکس پروگرام کے تحت جتنے ترقیاتی کام کئے تھے، ان کی تفصیل محکمہ ہذا کے ریکارڈ کے مطابق منسلکہ رپورٹ میں درج کی گئی ہے۔ ملاکنڈ ایجنسی میں رورل ورکس پروگرام کو دوبارہ شروع کرنے کا فیصلہ صوبائی حکومت کی صوابدید پر منحصر ہے۔

جناب محمد شعیب خان، دا کوم جوابونه چه دوئ مونږ ته راکړی دی نو د دے نه خو زه مطمئن خکه نه یم چه دا ټول غلط دی۔ (قہقہے) ولے چه په دے ټولو ایجنسیانو کښې دا پروګرام شته دے او زمونږ په ملاکنډ ایجنسئ کښې، دوئ وائی چه مونږ ختم کړے دے۔ دا "مذکورہ پروگرام 1973 ------

جناب باز محمد خان، جناب سپیکر ! دا زما یو سوال وو جی، تاسو په منځ کښې پریښودو جی۔

جناب محمد شعیب خان، "جسے 1989 میں ختم کر دیا گیا" -----------

وزیر بلدیات، میرا خیال ہے کہ پہلے باز محمد خان کا ہے، چلیں خیر ہے، کوئی بات نہیں۔

جناب محمد شعیب خان، نو وزیر صاحب د صرف ما ته دومره اوونی چه دا کمیونټی اپ لفټ پروګرام (CUP) او بی ټی آرکه په دے نورو ایجنسو کښې نه وی نوما سره د دا خبره هم دا اوکړی خو دوئ وائی چه په نورو ایجنسو کښې شته خو صرف ملاکنډ ایجنسی کښې نشته۔ دوئ د ما له د دے جواب راکړی نو زه به بیا ورسره خبره اوکړم۔

Mr. Speaker: Honourable Minister, please.

جناب نیک عمل خان، سپیکر صاحب! دے کښې زما یو ضمنی سوال دے۔ دا رورول ورکس پروګرام په ټولو علاقو کښې شروع شو او ملاکنډ ایجنسئ کښې هم شروع وو او دا صرف دے د پاره وو چه خلقو به افیون کرل یا به چرته نور څه کرل، په هغه وجه باندے بیا دوئ به ورله دا رورل ورکس پروګرام ورکوو نو هغه اوس دوئ هلته دا منع کړے دے۔ هره ایجنسئ کښې شته، په ملاکنډ ایجنسئ کښې نشته۔ ملاکنډ ایجنسی د ټولو نه زیاته Backward ده۔ زمونږه په هغه علاقو کښې، په کوټ، مینه آکره، خانوړی کښې اوس هم غله نه کیږی د چا۔ دا خو ضروری پروګرام وو که نور خانے

کښې وی، نو دوئ وائی چه دا د صوبے په صوابدید باندے دے، مہربانی د اوکړے شی، هلته دهم داشے شروع کړے شی۔

وزیر بلدیات: سپیکر صاحب! یہ پروگرام 1973 میں شروع ہوا تھا اور 1989 میں ختم ہوا ہے۔ آج سے نو سال پہلے ختم ہوا ہے، یہ نہیں کہ ابھی سال دو سال ہوئے ختم ہوا ہے، یہ 1989 میں ختم ہوا ہے -------------

جناب محمد شعیب خان: نه داخو جی ټهیک ده چه ختم شوے دے -----

وزیر بلدیات: ایک عرض میں کرتا ہوں۔ باقی انہوں نے پوچھا ہے کہ دوسری کسی ایجنسی میں یہ پروگرام ہے، تو ہماری اطلاع کے مطابق کسی اور ایجنسی میں یہ پروگرام نہیں چل رہا ہے۔ 'Agency' means the Federal Areas, which of course we have noting to do with that. لیکن اس کا Alternative دیکھیں جی کہ 1989 کے بعد مختلف قسم کے پروگرامز آئے ہیں، پی ٹی آر آیا ہے، تعمیر وطن آیا ہے، کمیونٹی اپ لفٹ پروگرام آیاہے اور پیپلز ورکس پروگرام آیا ہے تو مختلف Alternative programmes اس ایریا میں بھی آتے رہے ہیں، یہ نہیں کہ باقی صوبے میں جیسے دوسروں کے پروگرامز تھے، ان کے بھی باقاعدہ ان کو پوری فنڈز ملتے رہے ہیں، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ 1989 کے بعد کسی قسم کا فنڈ اس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ان کو بالکل نہیں ملا ہے۔

جناب محمد شعیب خان: دا پیپلز ورکس پروګرام چه دے یا چه کوم تعمیر وطن پروګرام دے، دا څومره پروګرامونه چه دی، دا خو Already through out the Provice په سطح باندے کیږی جی۔ دا خو په ملاکنډ ایجنسئ کښې هم دغه سینیټران دی او که هغه ایم این ایز دی، کیږی خو داسے څیز دے چه دا په دے ټولو ایجنسیانو کښې شته او په ملاکنډ ایجنسئ کښې دا پروګرام ختم شو۔ زه صرف د وزیر صاحب نه دا تپوس کومه چه تاسو دا پروګرام بند کړے دے نو د دے خاطره چه دلته خلقو افیم بند کړی دی، د ټولو نه غټه خبره دا ده چه ملاکنډ ایجنسئ افیم بند کړی وو نو د دے تقریبا 1989 پورے حو دا پروګرام اوشو خو د 1989 نه دا کوم داسے دغه راغله، په دغه ځائنوں کښې چه کوم سکولونه دی، دغه پروګرام چه کوم دے، نو نارکاټکس د فنډ نه

سکولونه به نے کول، واټر سپلائی، روډونه، آر ایچ سیز، بی ایچ یوز، ډسپنسریانے او د Sanitation سکیمونه هم د دغے پروګرام په تحت باندے کیدل۔ نو د ملاکنډ ایجنسئ دوئ پخپله یعنی ګورنمنټ ایډمټ کړے ده چه "یه درست ہے کہ ملاکنڈ ایجنسی ایک پسماندہ علاقہ ہے اور اسی لئے صوبائی سال بہ سال کمیونٹی اپ لفٹ پروگرام، بی ٹی آر، تعمیر وطن اور پیپلز ورکس پروگرام کے ذریعے ملاکنڈ ایجنسی میں عوام کو بنیادی سہولتوں کی فراہم کیلئے ترقیاتی فنڈ مہیا کرتی رہی ہے" دا ده جی اصلی خبره پکښ چه کوم دوئ کوی او زه دا وایمه چه دا په ټوله سطح باندے خبره ده۔ دا چونکه مونږه په ملاکنډ ایجنسئ کښ افیم بند کړی دی، افیم مونږ بند کړی دی نو دغه پروګرام مونږ ته وو۔ زه صرف دا تپوس کوم دا نورے ایجنسیانو والا هم چه کوم دے، دغه ایجنسی والا زمونږه رونړه دی، مونږه دا نه وایو چه هغوی ته د نه وی لیکن چه هغوی ته چه شته دا Facilities ، دا ملاکنډ ایجنسئ ته ولے نشته؟ زه صرف د وزیر صاحب نه دا تپوس کوم۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، ایوب جان خان!

<u>ارباب محمد ایوب جان</u>: جناب سپیکر صاحب! ډیره زیاته مهربانی ستاسو۔ جناب سپیکر صاحب! دا سوال ډیر اهم دے ځنګه چه شعیب خان او لالا دا خبره اوکړه، 1973 کښ دا پروګرام ملاکنډ ایجنسئ کښ شروع شوے وو او 1989 کښ بند شو، دے د پاره چه هغه خلقو افیم به کرل۔ جناب سپیکر صاحب! افیم زمونږ په ملک کښ به خلقو کرل او دا یو ډیر ګران او نقد آور فصل دے او زمیندارانو به په دے ډیرے پیسے ګټلے خو دا G-7 یا G-8 Countries چه کوم دی، هغوی پاکستان باندے زور واچلو چه دا افیم تاسو مه کرئی، مونږ به د هغے په بدل کښ زمیندارانو ته متبادل روزګار ورکوو، نو هغه معاهده اوشوه۔ اوس سوال دا پیدا کیږی جناب سپیکر صاحب، زمونږ په شان، پاکستان په شان ترکی هم یو ملک دے چه هغه هم افیم کری او دا G-7 یا G-8 countries چه دی، دوئ به جناب سپیکر صاحب، هغوی ته ډیره زیاتے پیسے ورکولے چه کوم به زمیندارانو ته ملاوئیدے حو اچانک د ترکی حکومت هغه پیسے اغستل بند کړل او G-7 countries ته نے اوونیل چه

مونږ دا پیسے نه اخلو، مونږه افیم کرو۔ هغوی ورته وئیل چه کمال کویٔ چه دومره مودے نه حو تاسو پیسے اخلیٔ، Millions and billions of dollors تاسو د افیم په سر اخلئی او ولے افیم کریٔ؟ هغوی اووئیل چه زمونږ دا څومره Debts دی، څومره قرضے چه دی، ترکی حکومت ورته اووئیل چه دا معاف کړیٔ نو مونږ به افهیم نه کرو۔ درے کاله مسټر سپیکر سر، Negotiations روان وو د G-7 Countries او د ترکی حکومت په مینځ کښ او آخر ترکی کامیاب شو او هغه څومره قرضے چه وے د هغوی معاف شوے اوس سوال دلته پیدا کیږی چه دومره زیاتے پیسے چه دلته راځی، مونږه خو نه یو خبر، زمونږه دا زمینداران رونړه، شعیب خان یا نیک عمل خان لالا یا احمد حسن خان، د دویٔ په علاقے کښ ډیر زیات افیون کرلے کیږی خو په ایمانداری درته وایمه جی هغه پیسے چرته لاړے؟ دا چرته لاړے؟ دے باندے نوے محکمے جوړیږی، انٹی نارکاټیکس فورس، کسټمز انټیلیجنس او یو بل مخکښے جوړه شوی وه، لس کاله مخکښے یوه محکمه جوړه شوی وه، د هغے چیئرمین اورکزئی صاحب وو پولیس جرنیل، دویٔ پیسے زمیندار باندے نه تقسیموی۔ د زمیندارانو ډیویلپمنټل کارونه بند شوی دی، متبادل روزګار نشته۔ مونږه آن دی فلور آف دی هاؤس د ګورنمنټ نه دا تپوس کوو چه مونږ ته صفا صفا د اوښائی چه افیونو د پاره څومره پیسے راځی؟ آیا دا زمیندارانو د پاره راځی که آیا تاسو انټی نارکاټیکس فورس او کسټمز اینټیلیجنس او نورے محکمے جوړویٔ؟ نو جناب زه ستاسو په وساطت دے ګورنمنټ نه دا تپوس کومه چه مونږه ته دا حساب اوښائی پوره پوره او خپل خلق په اعتماد کښ واخلی۔ تاسو ډیویلپمنټ، مونږ ته خو په اوړو کښ د مالګے په شانته هغه پیسے هم نه ملاویږی نو جناب سپیکرصاحب، دا Government and through you we are the Federal Government because they are responsible for this.

زمونږه صوبه سرحد کښ پختونخوا صوبے سره دومره ظلم کیږی چه د هغے انتها نشته دے۔ که دا پنجاب کښ وے نو هر یو زمیندار ته به پیسے ملاویدے د ټینک او د توپے په زور راشی پولیس اودروی، ایف سی

اودروی، دیر کښې څه ظلم اوشی جی؟ په بنډے باندے د هغه غریبانانو فصل نے تباه کړو. هغه څوک غریبانان چه دی، هغوی د کال د پاره خپل کاروبار چلوی چه یره زما د افیون فصل به راځی، ما له غوړی راکړه، غنم راکړه، اوړه راکړه. نو هغه حکومت راغے، دومره ظلم او زیاتے او ټینک او توپه نے هلته اودروله، ولے دا مارشل لاء ده؟ مونږه دا تپوس کوو چه زمونږه د پیسو حساب کتاب اوکړی جی.-Thank you, Sir.

<u>جناب محمد شعیب خان</u>، زه صرف جی دا وایم، دوئ که ما له بیا د هغے جواب راکوی. د دے فنډ نه، لکه څنګه چه لا لا اوونیل زمونږه په تپه اتمان خیل، کوټ، اګره او ورسره په پلئ کښې ډیر ډیر کارونه شوی دی اوس په دے دور کښې هم تاسو په اخبارونو کښې به ګورئ، زه د بټخیلے یم او په بټخیله کښې تاسو یقین اوکړئ چه اوس هم د اوبو دومره تکلیف دے چه اکثر ګوری نو یو نه نے غوږ پرے کړو یا تهانے ته لاړ یا دیخوا لاړل او که هغه غرونو ته. جناب سپیکرصاحب! تاسو یقین اوکړئ که چرته تاسو لاړئ، دا زمونږه خوئندے میاندے د یوګوټ د اوبه د پاره ډیر تکلیفونه برداشت کوی نو دا چونکه د نارکاتیکس فنډ وو او که وزیر صاحب زه مطمئن نه کړم نو زه به هم ورله بیا د هغے جواب ورکړم خو دا Request مے دے ورته، دا ګزارش مے دے چه مهربانی اوکړئ چه زمونږه د ملاکنډ ایجنسئ سره د میرئ مور سلوک مه کوئ ولے چه په روډونو کښې مونږه پاتے یو، ډیویلپمنټل څومره کارونه چه دی، پکښې مونږه پاتے یو. دغه میاں صاحب راغلے دے او په بټ خیله کښې نے جلسه کړے وه او بیا هغے کښې زه په تفصیل کښې نه ځم، خو اوس هغه تلے دے، سوات ته لاړو او هلته نے د سیدو نه تر کبرال او مهو ډهنډ پورے دوئ سړک جوړولے شی، هغه هم زمونږه رونړه دی، هغه هم خراب دی لیکن دا درګئ نه تاسو واخلئ د لنډاکی پورے مونږ سره خو مور د میرئے کیږی او دوئ پخپله دا Admit کوی چه او د صوبائی حکومت سره دا ختیار دے نو وزیر صاحب بااختیاره وزیر دے زما ورته د اګزارش دے چه مهربانی د اوکړی د دے نورو ایجنسو شانتے دا د نارکاتیکس دا پروګرام بیا مونږه ته شروع کړی.

وزیر بلدیات، سپیکر صاحب! میں نے اپنے جواب میں، ویسے سپیکر صاحب، آپ نے سوا گیارہ بجے کی جو ڈیڈ لائن رکھی تھی، جی وہ تو ------(قہقہہ)

جناب نجم الدین، جناب سپیکرصاحب! ارباب صاحب خبره اوکړه، د بد قسمتئ نه مونږه هم د هغه علاقے سره یو چه چرته د افیونو کاشت کیږی- پروښکال په دیر ضلع کښې تقریباً زر ایکړه باندے د افیونو کاشت شوے وو او یو ایګریمنټ چه زمونږه حکومت کړے دے، په هغے کښې درے پوائنټه دی سر، یو دا دے چه تاسو کله د دے علاقے ډیویلپمنټ ختم کړو، دویم متبادل روزګار، دریم متبادل فصل، چه دا درے خبرے کله هوارے شی نو بیا تاسو قوم راضی کړئ او دے قوم نه افیون وارووی او دوئ له د هغے متبادل طریقه کار اوکړئ- زه صرف منسټر صاحب نه دا تپوس کوم چه دوئ د اوسه پورے متبادل روزګار، د افیونو متبادل فصل یو ورکړے دے؟ د افیون متبادل روزګار دوئ چا چا له روزګار ورکړے دے؟ او آیا هغه ډیویلپمنټ چه کوم زمونږ سره په ایګریمنټ کښې لیک دی، هغه ایګرمنټونه دوئ Follow کړی دی که نه دی؟ او که نے نه دی نو لکه تیر کال دوئ فوج راوارتوو او توپونه اوجهازونه نے راولیږل نو کال به د خیره سره یا ښکال بیا هم هغه خلق هغه افیون کری او ډیر بد حالات شروع دی- اوس خو جی کواپریټو کښې مونږه چه منسټرصاحب رایسارکړی وو، قرضونه هم نه اخلی او هلته د افیونو هغه کاشت د توپونو په ذریعه باندے نے بند کړے- اګرچه ایګریمنټ دا دے چه خلق راضی کړئ او د خلقو د راضی کیدو نه وروسته تاسو دافیونو کاشت بند کړئ-

وزیر بلدیات، سپیکر صاحب! اجازت ہے میں ذرا wind up کردوں؟

جناب محمد ایوب خان آفریدی، بس ایک منٹ۔ سپیکر صاحب! صرف ہم آپ کی وساطت سے Ex-MPA, ماجد خان کو جو اس ہاؤس میں بیٹھے ہیں، خوش آمدید کہتے ہیں - Ex-MPA, ماجد خان جو ہاؤس میں بیٹھے ہیں، کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ (تالیاں)

وزیر بلدیات، سپیکر صاحب! شعیب خان جو کہہ رہے ہیں تو ہم نے اپنے جواب میں بھی یہ لکھا ہے کہ حکومت خود یہ Feel کرتی ہے کہ ان ایریاز میں ایکسٹرا کاموں کی ضرورت

ہے کیونکہ کافی پسماندہ علاقے ہیں۔ ہم یہ ایڈمٹ کرتے ہیں آپ کو پتہ ہے یہ سارے۔۔

(شور)

جناب محمد شعیب خان: مهرباني اوکړئ، لږ متوجه شئ- لږ غونډے هغوی ته توجه اوکړئ-

وزیر بلدیات: یہ سب Donors assisted programmes تھے، ہم کوشش کر سکتے ہیں پی اینڈ ڈی کے ذریعے کسی ڈونر کو Attract کرنے کیلئے اس ایریا کیلئے And we will try. ان کے ساتھ بیٹھ کر ایک Proposal بھیجتے ہیں پی اینڈ ڈی کو کیونکہ ایک مخصوص ایریا ہے، Backward area ہے، وہاں اگر کوئی ڈونر پک اپ کرتا ہے ان سکیمز کو For another five years, ten years, we might be lucky. اگر کوئی آ گیا تو Why not, we will put in an effort. باقی جو بات ارباب صاحب اور نجم الدین خان نے کی ہے، ایریا جیسا بھی ہو، چاہے Remote area ہو، Settled area ہو، پہاڑی ایریا ہو، پسماندہ ایریا ہو، پوست کی کاشت Will not be allowed by this Government, that is very clear. ابھی آپ دیکھیں، یہ Southern Districts بھی ہیں، آپ وہاں جائیں، وہاں ایسی جگہیں بھی ہیں جہاں پینے کا پانی نہیں ملتا، ریگستان ہیں، وہاں بھی تو لوگ گزارہ کر رہے ہیں، وہاں تو پوست کوئی نہیں کاشت کر رہا۔ جو بات انہوں نے کی ہے کہ دیر میں Poppy cultivation کو Eliminate کیا گیا ہے تو اس کیلئے کیا پراجیکٹس ہیں؟ میرا خیال ہے کہ ان کو اچھا خاصا بڑا فنڈ ملا ہے Through donors، ابھی مجھے اس کی تفصیل معلوم نہیں ہے کیونکہ پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ اس کے ساتھ Deal کرتا ہے اور میرا خیال ہے کہ نجم الدین خان کو خود بھی اچھی طرح سے پتہ ہے۔ اس میں ان کے کافی لوکل لوگوں کی ریکروٹمنٹ شامل ہے، روڈز ہیں، واٹر سپلائی سکیمز ہیں، واٹر چینلز ہیں، کافی اچھا خاصا پیکج ہے، This is besides the point لیکن یہ کہنا کہ چونکہ ہمیں باہر سے فنڈز نہیں مل رہے تو پھر سے ہم Poppy لگائیں گے تو That will not be allowed. That is against the policy of the Government of Pakistan.

جناب سلیم خان ایڈوکیٹ: زه جي يوه خبره کوم، ما ته اجازت راکړئ- دا منسټر صاحب چه کومه خبره اوکړه چه مونږه به نه Allow نه کوو چه څوک Poppy cultivation اوکړی -------

جناب سپیکر، باز محمد خانه، اصولاً ستاسو قرض په ما باندے پاتے دے، هغه به کوم، بل سوال نه کوم ولے چه ټائم د وخته ختم دے، اوس چه سر ته اورسوو۔

جناب سلیم خان ایڈوکیټ، دے کښ مسئله داسے ده چه Poppy cultivation به نه Allow کیږی، ټهیک خبره ده چه پالیسی ده خو Poppy cultivation د رکاولو د پاره چه فنډز راغلی دی لکه ګدون آمازئی د پاره پندره ارب روپۍ راغلے، په هغے باندے پلازے جوړے شوے، هغے باندے لوئے لوئے بلډنګونه جوړ شو، خلقو اوخوړے هغه پیسے۔ مونږه دا وایو چه تر څو پورے متبادل روزګار نه وی ورکړلے شوے، څنګه چه دوئ خبره اوکړه، په ګدون آمازئی کښ مونږه به هم په صوابئ کښ Poppy cultivation کوؤ۔ یا د مونږ له متبادل روزګار د هغے راکړے شی۔ چه متبادل روزګار نه وی بیا ئے نه شی بندلولے جی۔

جناب محمد شعیب خان، بس جی، هم دغه خبره جی۔

وزیر بلدیات، سپیکر صاحب! آن دی فلور آف دی ہاؤس کسی آنریبل ممبر کا یہ کہنا ہے کہ ہم Poppy cultivate کریں گے تو حکومت Will come down with a very stern hand, اگر کوئی Illegal کام ہو گا جی۔

جناب محمد شعیب خان، نو بس جی مونږه خو دا خبره کوو څنګه چه منسټر صاحب اووئیل چه زه به پی اینډ ډی ته یا ډونرز چه کوم دی، مونږ ته د ډونرز پته خکه نه ده، دے ګورنمنټ کښ دے، دا خو دوئ له پکار ده چه په څه طریقه باندے مونږه ته دا کار اوکړی۔ که دا نه وی جی نو بیا مونږه هم دغے ایجنسئ سره تعلق ساتو، زمونږ سره Commitment هم په دے باندے شوے دے، Agreement شوے دے که دغه نه وی جناب سپیکر صاحب نو ---

وزیر بلدیات، سر! میں ایک ریکویسٹ کرونگا جی کہ ایک دو دفعہ جو ڈونرز آئے ہوئے تھے Poppy cultivation کے سلسلے میں، وہ اس صوبے کے غریب لوگوں کو امداد دینا چاہتے تھے۔ اسمبلی میں کوئی غیر ذمہ داری والی بات ہو کہ میں کہہ دوں کہ میں ہری پور میں Poppy cultivate کروں گا تو دوسرے دن اخبار میں آتی ہے تو بہت برا Image

ہوتا ہے اور اس صوبے کے مفاد کو نقصان دیتے ہیں' نہ صرف ان Poppy growing areas میں بلکہ پورے Over all جتنے ہمارے ڈونرز ہیں جو ہمیں Assist کر رہے ہیں' وہ شائع ہو جاتے ہیں اور یہ صوبے کو بھی نقصان ہے آپ کو اور مجھے بھی نقصان ہے اور ہمارے لوگوں کو بھی نقصان ہے۔ Irresponsible statement, kindly نہ دیں۔

جناب سپیکر: اس کا ایک اور اثر بھی ہے۔ یو منٹ جی، یو منٹ۔

جناب نجم الدین : سر ! Ageement د Follow شی - مونږ سره شوے Agreement د Follow کړی چه څه دی؟

جناب سپیکر: یو منټ جی، تشریف کیږدئ جی۔ Agreement د پاره پکار ده چه حکومت کوشش کوی خو Anything which is quite illegal according to the law of the land, I don't expect from the honourable Member that they should say that we will violate the law . They should put their submissions before the Assembly. (تالیاں)

دا خو په هغه طریقه څئ چه د اسمبلئ د ممبرانو په خلقو باندے لږ بنه اثر وی۔ تاسو خپل Efforts کوئ، حکومت نه بالکل ډیمانډ کوئ چه دا زمونږه Contract دے، دا زمونږه Agreement دے، دا تاسو پورا کړئ خو داسے Statement د اسمبلئ د ممبر نه لږ بنه نه لگی چه زه به Law violate کړم که دا کار اونشو۔

جناب سلیم خان ایڈکیٹ: مسئله داسے ده سپیکرصاحب، خبره داسے ده چه ارباب صاحب کومه خبره اوکړه چه کوم فنډز راغلی دی د دے پاره هغه خو په هغے باندے نه خرچ کیږی کنه جی، فنډز خو خرد برد کیږی، خوړلے کیږی، د هغے دغه داوکړی۔

جناب سپیکر: هغه پوائنټ آوټ کوئ او که هغه حکومت ----

جناب سلیم خان ایڈوکیٹ: خلقو ته د دغه ورکړی نو که دا نه کوی نو بیا خو خلق کړی جی۔ بیا به خلق څه کوی؟

جناب سپیکر: هغه بالکل پوائنټ آوټ کوئ۔ که حکومت په هغه باندے ایکشن نه اخلی، دا د حکومت بیاکمزوری ده یا د حکومت خپل Involvement دے

پکښې- هغه شے ورته بالکل پوائنټ کوئ And the Government is bound to proceed according to the rules.

<u>جناب سلیم خان ایډوکیټ</u>: دغه موجی پوائنټ آؤټ کړل کنه جی، ګډون نه ټولے کارخانے لاړے جی، ټول پنجابیانو هلته کارخانے یوړے په تین پرسنټ مارک اپ ئے لونونه اخستے دی- مونږه ئے تباه برباد کړو- پندره ارب روپئ دی، دے حکومت څه اوکړل؟ مونږه چغے وهو جی د یو کال نه په دے اسمبلئ کښ، څه ئے اوکړل جی دوئ؟

<u>جناب احمد حسن خان</u>: جناب سپیکر! په دے کښ یو خاص المیه دا ده چه زه هغه ستاسو په نوټس کښ او ستاسو په وساطت سره د جناب منسټر په نوټس کښ او د حکومت په نوټس کښ راوستل غواړم چه کله د دے Poppy دوئ تلفی کوی او ختموی یو خو جناب سپیکر، دا حکومت او انتظامیه د دے د کر په وخت کښ کوشش نه کوی په هغه وخت کښ دوئ بالکل اوده پراته وی- وانی چه دا بیا د چا غم وی، هغه به کوی، په هغه وخت کښ چه څوک ایس پی او ډی سی وی، هغه به کوی- خلق نور فصل اونه کری- دا اوکری د دے سره خواری اوکړی، سرهٔ ورله ورکړی- زمونږه په علاقو کښ جناب سپیکر، زنانه همت کوی، بچی پکښے School going children پکښ محنت کوی- دا دژمے چتهیانے چه د سکول د بچو کومے دی جناب سپیکر، د شپږم او اتم جماعت بچی په دغه خپلو پټو کښ د دے افیونو د فصل ګوډ کوی او هغے له سرهٔ ورې او هغه چانلډ لیبر پکښ استعمالیږی، زنانه پکښ مزدوری کوی- دا فصل چه کله لونے شی او کله د افیون ورکولو قابل شی، په هغه وخت کښ انتظامیه راویښه شی او د فصل تباه کولو کوشش شروع کړی او بیا په دغه وخت کښ چه دا فصل وهی جناب سپیکر، هغه زنانه او بچی ژاړی څکه چه دهغے مخے ته د هغوی هغه قرضے وی کوم چه د دے فصل د حاصلیدو نه پس به هغه خرڅوی او هغه قرضے به دوئ باندے ورپورے وی جناب سپیکر او هغه پیسے به هغوی له ورکوی- دویمه المیه پکښ دا ده جناب سپیکر، چه بیا د دے فصل د ختمولو په وخت کښ د هغه وخت انتظامیه که هغه ډی سی صاحب دے که ایس پی صاحب دے، اے سی

صاحب او که تهانیدار صاحب دے، هغه د هغه خلقو سره مختلف وعدے اوکړی، تاسو له به خلق بهرتی کړو، تاسو له به سکیم اوکړو، تاسو له به یو Income generating scheme اوکړو، تاسو له به آبپاشی وله اکړو، تاسو له ډهنډ جوړ کړو، تاسو له به سړک جوړ کړو خو چه کله دا Process ختم کړی، هغه ډی سی او ایس پی بیا کوشش کوی چه د هغه علاقے نه اوخی او حکومت ئے هم بیا بدلوی ځکه هغه د خلقو سره وعدے کړی وی- نوے صاحب، ډی-سی صاحب کوم راشی او ایس پی صاحب چه راشی نو هغه له چه هغه خلق بیا ورځی او د هغه نه تپوس کوی چه زمونږه سره د سکیم وعده شوے وه، زمونږ سره د معاوضے وعده شوے وه، زمونږه سره د چا په لیوی کښ، په پولیس کښ د بهرتئ وعده شوے وه، نو هغه ورته وائی چه چا درسره کړے وه، په هغه پسے ګرځه- جناب سپیکرصاحب! دا یو حقیقت دے، دا زه د جناب منسټر صاحب او د حکومت په نوټس ستاسو په وساطت سره راوستل غوارم- دا د انتظامیے فرض دی چه کومه انتظامیه نوے راځی، هغه به د سابقه مشرانو انتظامیے وعدو له عملی جامه ورکوی- اوس جی هلته کښ دا صورتحال راغلے دے که څوک ډی سی صاحب ورسره وعده هم کوی نو هغه خلق ورته وائی چه صاحب هغه په فلانکی کارکښ چه راسره هغه ډی سی صاحب وعده کړے وه، د هغے څه اوشو؟ هغه کمشنر صاحب چه راسره وعده کړے وه، د هغے څه اوشو؟ او بیا دا چه تا د هغه فصل کرلو په وخت کښ کوم Efforts کړی دی، کوم خلق د راغونډ کړی وو، چا ته د منت کړے دے، کوم پبلک د پکښ شامل کړے دے، Public representative د په اعتماد کښ اخستی دی چه فرض کړه که افیون ئے نه کرل نو چه هغوی خو غنم کرلی وے کنه- جناب سپیکر! بیا د افیون Growing چه کوم خلق دے، د هغے سره هغه خلقو ته هم مغاوضے ملاویږی لکه چه د چا سره وعدے شوے وی نن هلته کښ سره ورکړے کیږی، هلته کښ غنم ورکړے کیږی خو هغه انتظامیه په هغے کښ خود مختیاره نه ده چه هغه هغه خلقو له دا شے ورکړی- جناب سپیکر! چه د چا فصل وهلے شوے دے، بیا پکښ سیاسی فیصلے کیږی، نو په دے کښ جناب سپیکر یو

انتقامی صورتحال جوړ شی نو لہذا زما ستاسو په وساطت سره دا عاجزانه التماس دے او دا د وخت تقاضه ده چه حکومت د دے خبرے خاص خیال اوساتی۔

حاجی محمد عدیل، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر پہ ہوں جی۔ محترم وزیر صاحب نے یہ کہاہے کہ کوئی ممبر، رکن اسمبلی اگر یہ کہتا ہے کہ ہم افیون کاشت کریں گے تو یہ اچھی بات نہیں اور اس کا Impact اچھا نہیں ہوتا۔ آپ نے بھی فرمایا ہے، میں ادب سے اختلاف کرونگا کہ افیون، خشخاش اور ہیروئن میں بڑا فرق ہے۔ مسئلہ افیون کا نہیں ہے۔ افیون دوا میں استعمال ہوتی ہے، خشخاش دوا میں استعمال ہوتی ہے، انڈیا Organized sector میں افیون کی کاشت کرتا ہے اور Western countries کو Export ہو رہی ہے۔ ہم صرف ایک کام کے پیچھے لگ جاتے ہیں کیونکہ انہوں نے کہا ہے کہ افیون کی کاشت نہ کریں۔ آپ افیون کی کاشت کو Organised Sector میں لائیں، افیون سے کونین کے تمام کمپاونڈز بنتے ہیں، خشخاس ہماری دواؤں میں استعمال ہوتی ہے۔ ہیروئن اپنی جگہ پر ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان تمام علاقوں میں افیون کی کاشت آپ بند نہیں کر سکتے، آپ افغانستان میں بند نہیں کر سکتے۔ ہاں، آپ اس کو Organised sector میں لائیں اور جتنی بھی افیون وہاں وہ کاشت کریں، جو ایکسپورٹ کیلئے ہو، جو میڈیسن میں استعمال ہونے والی ہو، وہ حکومت خریدے۔ تو یہ ایک Organised طریقہ ہے۔ آپ ہیروئن کو تو بند کرتے نہیں اور افیون کی کاشت کو آپ ختم کر چکے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ الگ بات ہے۔

جناب سپیکر، ایک منٹ جی۔ آپ نے میرے ساتھ بھی Differ کیا ہے۔ You have got the right to differ with me, لیکن میں آپ کو ایک چیز بتا دوں کہ اگر قانون اس طرح ہے کہ اس کی کاشت Illegal ہے تو Then I don't expect from the Honourable Members of the Assembly that they should say that we will violate the Law. This is what I have said. I have not stated چه خشخاس نے جوړیږی او که بادام ترے جوړیږی او که چلغوزی ترے جوړیږی I am not concerned with that, I am concerned being the Custodian of this House to guide the Honourable Members که چرے داسے یو قانون وی نو ممبران د بالکل دا پخپله نه وانی، ولے قانون څوک

جورړوی؟ قانون تاسو جوړوئ- نو د خپل قانون د Violation باره کښې ما دا خبره کړے ده، نور دهغے نه زه دا نه وايم چه کنې دا شے ولے، چه دا خو --

جناب نجم الدين، جناب سپيکر صاحب! زما يو درخواست دے ----

حاجی محمد عديل، آپ کی چیئر کے احترام کے باوجود میں یہ عرض کروں گا کہ اگر یہ ایوان ایک غلط قانون بناتا ہے تو اس قانون کی مخالفت کرنا بھی اس ایوان کا حق ہے۔

جناب سلیم سیف اللہ خان، جناب سپیکر صاحب! حاجی صاحب ہمارے معزز رکن ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے ایک اچھی بات کی ہے اور اس سے اختلاف نہیں کرنا چاہئے کیونکہ اب کل جیسے یوسف ایوب خان نے صحیح فرمایا کہ کل لوگ کہیں گے کہ صرف ایم پی اے نہیں، ڈپٹی سپیکر صاحب بھی فرماتے ہیں کہ اس کی کاشت چاہے Organised ہے یا Un-organised ہے، ہونی چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہر ایک کا اپنا حلقہ ہے جس سے ہم Elect ہو کر آتے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے حلقوں میں زیادہ سے زیادہ کام ہوں، ترقی ہو لیکن کچھ سوچ ہماری قومی اور صوبائی بھی ہونی چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم یہ کہیں کہ ہم اسلئے کاشت کرتے ہیں تاکہ ہمیں باہر سے Aid آئے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی کوئی اچھی سوچ نہیں ہے۔ ہمیں یہ سوچنا چاہئے کہ آپ کہتے ہیں کہ چند ہزار بچے اور خواتین جو ہیں تو آپ ان ہزاروں، لاکھوں بچوں کا بھی سوچیں جو آج اس ہیروئن کی لعنت میں مبتلا ہیں، ہزاروں نوجوان، لاکھوں کی تعداد میں ہیں۔ اس دن ایک ٹی وی پر، مجھے اب یاد نہیں ہے کہ بی بی سی تھی یا کون سی تھی، بتا رہے تھے کہ پشاور میں جو Addicts ہیں، ان کی تعداد اب لاکھوں میں چلی گئی ہے۔ تو ہم یہ نہ سوچیں کہ یہ صرف امریکہ یا یورپ کیلئے ہے، یہاں بھی آپ کے لوگ ہیں، اگر یہ چیز ملے گی تو اس سے انہیں بھی نقصان ہوگا تو میری یہ گزارش ہے کہ اس چیز کو، ٹھیک ہے اگر باہر سے کوئی فنڈ آ رہا ہے تو ان کا حق ہے، ان علاقوں کو ضرور ملنا چاہئے لیکن یہ کہہ دینا کہ اگر یہ نہیں ہوگا تو ہم یہ کاشت دوبارہ شروع کر دیں گے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک قومی یا ایک مناسب سوچ نہیں ہے۔ شکریہ جی۔

حاجی محمد عديل، انہوں نے میرا ذکر کیا ہے، جناب سپیکر! میں ہیروئن کے بارے میں یہ کہتا ہوں کہ ---------

جناب نجم الدين:- جناب سپيکر! دے له ټائم ورکړئ۔

جناب عبدالسجان خان (وزیر اطلاعات)، قابل احترام سپیکر صاحب! تاسو ما ته اشاره کړے وه جی ------

جناب نجم الدین، دا ډیره اهم مسئله ده --------

جناب محمد شعیب خان (ملاکنډ)، دا خو په دے څه نه شی کیدے۔ دا نجم الدین، ته یو منټ صبر اوکړه۔ زه خو د دے نه Satisfied نه یم۔ د ټولو ایجنسو -----

جناب سپیکر، ستاسو Satisfaction خو بیله خبره ده، ما نه خپله یو غلطی شوے ده چه نمبر وو د باز محمد خان او هغه ما نه پاتے شو او ما تاسو له فلور درکړو۔ اوس ټائم په هغه صورت باندے ختم شو یا خو به --------

جناب محمد شعیب خان، هغه خو خیر دے، زما دا بدقسمتی ده چه زه د PF-32 سره تعلق ساتم سپیکر صاحب --------

جناب سپیکر، یا خو دا اووایئ چه هغه نور یو شے هم نه کوو بس بیا ختمه ده، لګیا اوسئ جی، وایئ جی، بسم الله اوکړئ۔

جناب محمد شعیب خان (ملاکنډ)، نه جی، زه خو پکښ د هغه افیمو په تول کښ راغلے یم، کنې په دے صوبه کښ جی ټولو ایجنسیانو ته ملاویږی څنګه چه سلیم سیف الله خان اوونیل چه او بالکل چه د کومے علاقے حق وی نو هغه له د ورکړی۔ زه خو صرف دا ریکویسټ دوئ ته کوم چه که ډونرز دی او که هر څه دی، بس د یو طرف نه د ما ته رادیخوا کړی۔

جناب سپیکر، جی، بس۔ .Please take your seat واوریدل، هغه هم اوس خبره اوکړی کنه، جواب درکوی درله کنه۔

وزیر اطلاعات، قابل احترام سپیکر صاحب! څنګه چه زمونږه دے رونړو شعیب خان د خپلے علاقے د پاره، دا د هغه حق دے، دا د هغه پریویلج دے چه د خپلے علاقے د پاره آواز پورته کړی خو تاسو دلته کله نه کله که مونږه ته غصه هم اوکړئ نو جی هغه هم د شفقت نه ډکه وی، که مونږه ته نصیحت اوکړئ نو هغه کښ هم حقیقت دے چه د هغه خپلے تجربے په بنیاد باندے، خو ما ته افسوس په دے راغے څکه چه مونږه نوے کسان یو او مونږه وایو چه مونږه زړو پارلیمنټیرین ته ګورو او د دوئ نه څه ایزده کړو خو

زمونږه قابل احترام ډپټی سپیکر راغے او لا خبره نے نه وه اوریدلے او یو د
نے Firing شروع کړو او بیا پکښې دومره تیز لاړو چه د قابل احترام سپیکر
صاحب خبرے سره نے Differ کړو نو زما په خیال باندے چه د یو شی Merits
او De-merits وی نو چه تاسو لکه اوونیل چه Illegal خبره د یو ډیر قابل
ذمه دار ممبر صاحب نه کوی په دے ایوان کښې نو د هغے خبره نه بیا د "بات ن
بتنګړ" جوړول، زما په خیال څه ښه خبره نه ده او چه کوم خانے کښې
هغوی د Right خبره وی چه هغوی ته د Compensation ملاو شی نو هغ
یوسف ایوب خان ډیر په ښه تفصیل سره اوونیل چه که چرے دغه شان مونږ
Threat ورکوو نو بیا هغه ډونر چه کوم دی، پرائیویټ سیکټر والا یا دغه ن
هغوی بیا Discourage کیږی۔ نو ما صرف دا ګزارش کوو چه مونږه خ
تاسو نه څه زده کولو والا یو نو که تاسو هم داسے بیا بیا دغه کوئ نو بیا
زمونږه نه هم ګستاخئ کیږی، خدائے د نه کړی چه مونږه اوکړو جی خ
لکه داسے قسم، ما ته خو ډیر افسوس اوشو جی۔

جناب نجم الدین: جی زما دا عرض دے چه پروښکال دوئ وائی چه د ایم
اے تین هزار ایکړ افیون جی ما په خپل لاس باندے وهلی دی او یوه میاشت
تیره کړے ده -------

جناب سپیکر: یو منټ جی، ایوب جان ناست دے -------

جناب نجم الدین: سر! زما عرض دے جی -------

جناب سپیکر: نه خبره کومه، ایوب جان خان ناست دے، دا ستا هغه پروډ
اټینشن وو، څه هغه convert شوے دے۔ اوس غوږ ایږده ورته او ټائم ته
ګوره۔

جناب نجم الدین: زه یو عرض کومه جی۔ پروښکال ما تاسو ته اوونیل چ
ایګریمنټ کاپی راوغواړئ، په هغے کښې دا درے پوائنټس لیک دی جی۔
ټکے دا ګے جی، دویمه خبره دا ده چه پروښکال دا حکومت راغلے و
وزیر داخله نے راغلے دے، فیډرل ګورنمنټ کسان نے راغلی دی ټول
ستائیس کروړ روپئ دوئ ونیل چه په دے کال کښې په لګوو جی، خلقو

مختلف اعلانات کړی دی۔ اعلانات اوکړی او د اعلاناتو باوجود دوئ په
ے باندے عملدرآمد نه کوی۔ د دے وجه نه دے له یو ورخ ټائم ورکړئ، په
ے باندے خبره کوو او دا جی یو سیریس مسئله ده، مونږه د دے آزادول نه
ارو او بندول ئے غوارو جی۔

اب محمد شعیب خان (ملاکنڈ): جناب سپیکر صاحب! په ایمان هم دغه خبره
یک ده چه دے له یوه ورخ راکړئ، خبرے به پرے اوکړو۔

اب نجم الدین: په دے باندے جی زما عرض دا دے چه د اتیا کالو نه، سلو
لو نه مونږه دا کړو، نن ئے نه کړو۔

یر بلدیات: سپیکر صاحب! کوئسچن کیا تھا اور یہ بحث کس پر ہو رہی ہے؟

اب سپیکر: ټهیک ده، Defer به ئے کړو کنه جی۔ (شور) Defer به کړو جی
for some other tim

Minister for Local Government: If they want, why not, jee.

اب نجم الدین: د دے اجلاس جی یوه ورخ ورکړئ جی ورله۔ په دے
دے مونږه Ful fledged discussion کوو ---------

یر بلدیات: سپیکر صاحب! with your permission, احمد حسن خان نے بڑی اچھی
ت کی ہے۔ میں خود بھی اس چیز کے ' Last time when he was in the
Cabin پچھلی حکومت میں He was looking after, ان کو سارے پرابلمز کا مجھ سے
ر طریقے سے پتہ ہے کیونکہ یہ خود اس محکمہ کو ، سکیمز اور جو نارکارٹیکس سے Related
fu آتے تھے تو ان کو مانیٹر کر رہے تھے۔ کچھ ہماری اپنی بھی غلطیاں ہیں، کچھ ان
ی بھی غلطیاں ہیں۔ انہوں نے جو بات کی ہے، میں بالکل مانتا ہوں، جب Political
interferen ان فنڈز کی ڈسٹری بیوشن میں شروع ہو جاتی ہے، That's way we
go dov چاہے وہ کرتے ہیں یا ہم کرتے ہیں۔ تو گزارش یہ ہے کہ جن Affected
are کی یہ لوگ بات کر رہے ہیں تو میرا خیال ہے کہ ہم سب کو مل کر ایک فیصلہ
رنا چاہئے کہ وہاں کی جو لوکل ایڈمنسٹریشن ہے یا اس پراجیکٹ کا جو پی ڈی ہے ، اس
Independently کرنے دیں۔ کہتے ہیں جی کہ ایک ڈی۔سی Commitment کرکے
تا ہے، پھر وہ دیکھتا ہے کہ پولیٹیکل پریشر اس پر زیادہ پڑ رہا ہے اور وہ اپنی

Commitment برقرار نہیں رکھ سکے گا تو ظاہر ہے، وہ لوگوں کو Face نہیں کر سکتا تو وہ خود کہتا ہے کہ میری یہاں سے ٹرانسفر کرائیں۔ تو یہ پہلے کافی دفعہ ہو چکا ہے۔ تھوڑی سی غلطی ہم سے بھی ہوتی ہے۔ جب نارکاٹیکس، افیون کے فنڈز آتے ہیں تو ہر ایم پی اے کہتا ہے کہ میری مرضی کے مطابق لگنے چاہئیں تو اس چیز کو بھی Avoid کرنا چاہئے۔ (شور)

جناب احمد حسن خان: جناب سپیکر صاحب! عرض دا دے ما ته افسوس په دے باندے کیږی چه یوسف ایوب صاحب د یو خاص وخت نه چه کوم زمونږه مقصد وی، هغه نه وانی او هغه یو داسے خبره اوچهیړی چه هغه جناب سپیکر، This is on record او د منسټر صاحب سیکرټری چه کوم پی اینډ ډی دے، مخکښې ایډیشنل چیف سیکرټری نه او د اے سی ایس نه او د پراجیکټ د مشرانو نه تپوس کولے شئ چه څه د پاسه دوه کاله زه ایس ډی او چه به ئے ورته ونیلو، چه د هغے سره یو پراجیکټ وو صرف د تیمرګره نارکاټیکس Related انتی نارکاټیکس او په اولنی میټنګ کښې ورته ما دا ونیلی وو چه تر څو پورے قوم باهمی طور رضا نه وی او د قوم ټول سیاسی بندونه نو دا به یو ډیر لوئے Failure وی د حکومت د پاره، لهذا تاسو دا پراجیکټ د میرټ او د Criteria په بنیاد کوئ، زما سفارش او زما وینا ته به پکښې بالکل فکر نه کوئ او که زه په غلطئ کښې تاسو ته څه هدایات اوکړم نو ما ته ئے واپس لیکئ چه دا خبره ستا ټهیک نه ده او .This is on record او دے نے تپوس کولے شی۔ ما چه د دوئ په خدمت کښې کوم عرض کړے دے هغه سیاسی خبره خو روستو ده، ما دا عرض کړے دے چه مخکښې زمونږ ډی۔سی صاحب وو سهیل الطاف، هغه په نارکاټیکس سلسله کښې زبردست کارکردګی اوکړه د هغے په تلفئ کښې۔ په هغه وخت کښې چه سیاسی کسان چه کوم د دوئ ملګری دی، څومره مزاحمت کړے دے؟ هغه خدائے ته پته ده، دوئ ته پته ده خو هغه خپل ځان، خپله زندګی په Risk باندے کړه جناب سپیکر۔ هغه درّو ته د سلطان خیل، پاینده خیل نجم الدین خان دوئ سره او مشرانو سره لاړل او دا اول خل دے په سلطان خیل پاینده خیل او په وارډ سب ډویژن کښې د افیون فصل تلف کول، دا خلق نه منی چه دا څنګه اوشو

دا عقل نه بالا خبره ده خو چه څنګه هغه اوشوه جناب سپیکر، د هغه ډی سی صاحب به هم خپل خواهش وو چه هلته یو په Tension کښې وخت تیر کړے وو او هغه راغلو، هغه جناب سپیکر صاحب، رابدل شو- چه لاړ و نو هغه ونیل چه زه د څه نه نه یم خیر، مسلسل داسے کیږی- زما د دوئ په خدمت کښې دا عرض دے چه هغه انتظامیه چه کوم دا کار اوکړی او چه کوم د هغه قوم سره وعده اوکړی نو هغه د At least د هغه وخت پورے هلته موجود وی چه هغه پخپلو وعدو، کنه هلته د بے اعتمادئ یوه فضا جوړه شوے ده، قوم له چه کله ډی سی او کمشنر یا مونږه ورځو نو وائی کال مخکښې راسره تاسو وعده کړے وه او څه اوشو درے کاله مخکښې تاسو___ زه د دے په حق کښې یم چه دا د قوم خپله زمه واری ده چه د خپلو او د خپل ملک د بچو او جناب سپیکر، په دے کښې د داسے حده پورے خبرے کوی، کوم سرے چه نن په دیر کښې افیون نه کری په دے بنیاد چه زه مسلمان یم، په دے بنیاد چه زه وائی پښتون یم، په دے بنیاد چه وائی دا زما د بچو د تباهئ سبب دے، جناب سپیکر، هغوی ته هیڅ انعام نه ملاویږی، هغوی ته هیڅ څه شاباسے نه ملاویږی- زما ده ته مختصر عرض دا دے چه دا پکښې دلته مونږه راکاږی، د دوئ غلطی ده، زمونږ غلطی ده، د افسوس خبره دا ده چه زمونږ غلطیانے خو شمارلے کیږی خو زمونږ په خوبیانو باندے پرده ده- زما صرف دا عرض دے چه کوم ایډ منسټریشن چه کوم کار اوکړی او کومے وعدے اوکړی، هغه د تر هغه وخته پورے خواه مخواه هلته وی چه هغه هغه وعدو ته عملی جامه واغوندی-

حاجی بهادر خان (دیر): پوائنٹ آف آرڈر، سر-

جناب سپیکر: جی-

حاجی بهادر خان: ما جی دا عرض کوو لکه څنګه چه احمد حسن خان خبره اوکړه، په تیر شوی وخت کښې چه دا افیون دوئ وهلی دی نو په دے کښې مونږ تلی وو، دا د حکومت د ډلے چه کوم ممبران وو، هغه زمونږ سره نه دی تلی- زه وومه، نجم الدین خان وو او مونږ هغه تلی وو چه کوم په حزب اختلاف کښې وو او هغه خلقو مونږه منلو- د هغه خلقو سره مونږه

څه وعدے کړے دی، مونږ ورسره څه Commitment کړے دے او د ډی سی او دا کرنل، دا د دوئ کمانډنټ، د دوئ چه کوم ذمه وارخلق وو، د حکومت هغه زمونږ سره وو، د هغوی په وینا مو کړی دی۔ اوس که هغے له څه راغلی دی نو هغه په غلطه طریقه باندے تقسیم شوی دی۔ د هغے په وجه باندے اوس د هغه پروښکنی نه ښنکال ډیر کړلے شوی دی۔ نو دا مے عرض دے جی چه لکه هغه ډی سی چه کوم زمونږسره وعده کړے وه، کوم ایس پی وو، هغه زمونږ سره وعده کړی وه، هغه زمونږ نه دوئ د افیون د وهلو سره په هغه ساعت نے بدل کړی دی، په هغه دویمه دریمه ورځ بدل کړی دی۔ اوس که تخم، کوم غنم راغلی دی، هغه په غلطه طریقه تقسیم شوی دی۔ که نورے پیسے راغلی دی، هغه په غلطه طریقه باندے هلته کښ خرچ کیږی۔ دغه قوم چه مونږه ورسره کوم Commitment کړے وو، په هغه طریقه باندے نه استعمالیږی۔ په دے وجه باندے به دا شے نورهم زیاتیږی، د لاء اینډ آرډر مسئله به پرے جوړیږی او خدائے شته دے که دا خل پکښ ډیر مړی هم اوشی، داسے نه شی کیدے خکه مونږه نے د هغه ورتلو نه ویستے یو۔ اوس هغه مونږه سره چه کومے وعدے شوی دی، په هغه باندے نه کیږی نو په دے وجه باندے دے له تاسو ورځ کیږدئ چه په دے باندے پوره بحث اوشی او دا خبره صفائی ته اورسی۔

جناب سپیکر، نوټس ورکړئ کنه جی، نوټس ورکړئ، د رول 48 لاندے نوټس ورکړئ چه بس خبره ختمه شی۔

جناب نجم الدین، سر! د رول 48 لاندے مونږه دا تاسو ته درخواست کوو چه دے له یوه ورځ مقرر کړے شی او په هغے باندے ډسکشن اوشی۔ دے د پاره نوټس ورکوو جی۔

ارباب محمد ایوب جان، جناب سپیکر! ستاسو په خدمت کښ زما گزارش دے، تاسو ډیره مهربانی کړے وه، پرون زما ایډجرنمنټ موشن وو، نو زه به تاسو ته ریکویسټ کومه Humbly چه که په Monday باندے تاسو دا کیږدئ ولے چه نن خو دجمعے ورځ ده جی نو .Thank you very much, Sir

جناب سپیکر: جی نوټس لیکلے ورکړئ جی سیکرټریټ ته۔ دا په Tuesday باندے به راخی کنه۔ هاں جی!

جناب محمد ہاشم خان (دیر): جناب سپیکر صاحب! دے ضمن کښې زه یو عرض کول غواړمه جی۔ نجم الدین خان چه دا څه خبره اوکړله د حکومت وعدے متعلق، نو دوه سوه لیوی پوسټونه دغه سلطان خیل ته ورکړے شوی دی، د چالیس لاکھ صاحبه ------

جناب سپیکر: بس دا خو اوس ډسکشن د پاره دغه شو نو په دے باندے به ډسکشن کول دی۔

جناب محمد ہاشم خان: مطلب مے دا نه دے، دوئ هغه شے چه کوم شوے دے، هغه پناه کوی۔

جناب سپیکر: په هغه ورځ تیار راشئ کنه جی، Tuesday له تیار راشئ او بیا به هغه کښې ټولے خبرے اوکړئ۔

حاجی بہادر خان: تیار راشه دغے له دغه څه چه دی کنه دا به ټول خان سره نوټ کړه او په کوم وقت کښې تقریر اوکړه کنه۔

Mr. Speaker: Honourable Baz Muhammad Khan, MPA, to please ask his Question No. 746. Baz Muhammad Khan, MPA.

*746 ۔ جناب باز محمد خان: کیا وزیر بلدیات از راه کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔

(ا) ٹاؤن کمیٹی سرائے نورنگ کو سال 98-1997 میں غیر ترقیاتی اخراجات کیلئے کل کتنی رقم مختص کی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے۔

(ب) مذکورہ رقم کب اور کس مد میں خرچ کی گئی ہے، مکمل تفصیل بمعہ تاریخ بتائی جائے؛

جناب یوسف ایوب خان (وزیر بلدیات): (ا) ٹاؤن کمیٹی سرائے نورنگ کیلئے سال 98-1997ء میں غیر ترقیاتی اخراجات کیلئے مبلغ 48,94,585 روپے مختص کئے گئے جس کی تفصیل لف ہے۔

(ب) مذکورہ بالا رقم ملازمین کی تنخواہوں اور دیگر ضروری اخراجات پر خرچ کی گئی ہے جس

کی مکمل تفصیل لف ہے۔ (تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔)

جناب باز محمد خان: جناب سپیکر صاحب! زه د جوب نه Satisfied یم۔

تحاریک استحقاق

Mr. Speaker: Honourable Syed Manzoor Hussain Bacha, MPA, to please move his Privilege Motion No . 93 in the House .

سید منظور حسین: ډیره شکریه۔ محترم سپیکر صاحب! ما خو ونیل چه کنی تاسو ما ته آواز اوکړو چه فلانکے نمبر سوال پیش کړئ۔ زما سوالونه لاړل جوړے۔

جناب سپیکر: سوالونه خو د لاړل جی۔ د سوالونو ټائم خو په گیاره پچیس ختم شوے دے، اوس پاؤ کم دولس پورے دی۔ یو سوال اوچلیدو، هغه خو One hour وی نو د رولز مطابق First hour وی یا First hour څه چه یو نیمه گهنټه لاړه۔

سید منظور حسین: "محترم سپیکر صاحب! میں یہ تحریک استحقاق اس بنیاد پر پیش کرنا چاہتا ہوں کہ جناب فاروق اختر خان (BPS-18) ڈائیریکٹر جنرل آف پاکستان کے محکمہ میں باقاعدہ ملازم تھے جس کو ہماری صوبائی حکومت نے غیر قانونی طور پر لوکل فنڈز آڈٹ کا ڈائیریکٹر مقرر کر کے نہ صرف صوبائی حکومت کے ملازمین کی حق تلفی کی بلکہ مرکزی حکومت میں ہمارے صوبہ سے متعلق ملازمین کی نمائندگی بھی متاثر ہوئی۔ اس مسئلہ کو صوبائی اسمبلی کے سامنے پیش کیا گیا جسے پورے اتفاق رائے سے سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا گیا۔ سٹینڈنگ کمیٹی نے متفقہ طور پر ایک رپورٹ اسمبلی میں پیش کی جس میں حکومت کو مشورہ دیا گیا کہ متعلقہ افسر کو واپس مرکزی حکومت کو بھیج دیا جائے۔ یہ رپورٹ اسمبلی نے متفقہ طور پر قبول کر لی ۔یہ صوبائی اسمبلی کا ایک نمایاں اور تاریخی کردار تھا جو قابل ستائش تھا لیکن متعلقہ افسر نے عدالت عالیہ کو اندھیرے میں رکھ کر اور اصل حقائق پر پردہ ڈال کر اسمبلی کے خلاف انتہائی نازیبا زبان استعمال کی ہے اور اسمبلی کے کردار کو اپنے اختیارات سے تجاوز کا نام دے کر اس بڑے ادارے اور تمام فاضل ممبران کے استحقاق کو مجروح کیا ہے۔ اسلئے میری اس تحریک کو پریویلجز کمیٹی کے حوالے کر کے مرتکبین کو قرار واقعی سزا دی جائے۔"

محترم سپیکر صاحب! داسے یو عجیبه طریقه کار، خدائے پاک د رحم اوکړی، روان شوے دے او چه څوک خی او سترګے اوچتیږی نو په اسمبلئ باندے تابړ تورحملے کیږی۔ دا صاحب چه لاړل هائیکورټ ته او هائی کورټ کښ ئے چه دغه درخواست اوکړو، په هغے کښ مکمل طور چه کوم قانونی طریقه زمونږ اسمبلئ اختیار کړے وه یا زمونږ د اسمبلئ Standing Committee کمیټی اختیار کړے وه، هغے باندے خو ئے پرده اچولے ده او د اسمبلئ خلاف ژبه استعماله کړے ده۔ هائیکورټ کښ ئے داوئیلی دی چه

The aforesaid narrative indicates vividly that the Provincial Assembly has exerted political pressure on the Provincial Government for passing the impugned order deterimental to the interest of the petitioner and the Provincial Assembly has thus transgressed the limitations prescribed by the Constitution which tantamounts to wilful violation of the Constitution.

جناب سپیکر صاحب! هغه ټول درخواست نقل موجود دے۔ دا اصل کښ Throughout لکه د اسمبلئ خلاف یو White Sheet دے۔ خو دا هسے د مثال په طورما یو پیراګراف تاسو ته اولوستلو جی۔ زه اوس محترم سپیکر صاحب د دے خپلے معصومے اسمبلی په باره کښ تاسو ته خبره کول غواړم چه د دے ګناه آخر څه وه؟ داسے چل وو جی چه لوکل فنډ آډټ محکمه کښ د ډائریکټر خائے خالی شو۔ طریقه کارمونږ د دے حکومت جوړشوے دے چه کوم قانون دے دغه خالی خائے ته د Posting د پاره دوه طریقے زمونږه په قانون کښ موجودے دی چه کوم د صوبائی حکومت قانون دے۔ هغے کښ یوه طریقه دا ده چه "By promotion on the basis of seniority / fitness from amongst the Assistant Directors having five year service as such by transfer from some other Department" دا زمونږ د حکومتی قانون مطابق لکه دوه طریقے وے۔ محکمانه طریقه صوبائی حکومت اختیار نه کړے شوه او د دویمے طریقے نه ئے دا فائده اوچته کړه چه ډیپارټمنټ کښ لکه دے قانون کښ دغلته ډیپارټمنټ کښ چونکه مرکزی

حکومت یا صوبائی حکومت ذکر نه وو نو دوئ د دے خائے نه دا فائده اوچته کړه چه د مرکز نه نے سرے په Deputation باندے راوستو۔ هغه شے زمونږ نوټس ته راغے او هغه مسئله مونږه خپلے صوبائی اسمبلی ته راوړه خکه چه هم دا زمونږه اداره ده په صوبه کښ او دلته صوبه کښ چه چا سره زیادتے کیږی نو هم دا اداره د هغے حق تلفی کولے شی او د هغے سد باب کولے شی۔ مونږه راغلو او په اسمبلئ کښ دغه مسئله د دغه قانون په رنړه کښ چه پیش کړے شوه، مسئله چونکه ټهیک وه نو هغه Standing Committee ته حواله کړے شوه۔ Standing Committee کښ چه کله په دے باندے بحث کیدو نو هغه وخت چه مونږ سره په دغه کښ ناست وو په Standing Committee کښ د حکومت د طرف نه، د لاء ډیپارټمنټ سیکرټری هم ناست وو، سیکرټری ایس اینډ جی اے ډی هم ناست وو، هغوی مونږ ته وئیل چه دا تاسو کومه خبره وایئ، د دے سره مونږ اتفاق کوؤ چه واقعی نقصان زمونږ د صوبائی محکمے افسرانو ته شوے دے۔ لکه دغه سره مونږ اتفاق کوؤ خو دے خبرے سره مونږ اتفاق نه کوؤ چه مونږه کنی څه قانونی غلطی کړے ده۔ قانونی غلطی مونږه خکه نه ده کړے چه دے کښ لفظ "ډیپارټمنټ" موجود دے او د ډیپارټمنټ نه دا پته نه لګی چه د "ډیپارټمنټ" نه مطلب صوبائی ډیپارټمنټ دے او که مرکزی ډیپارټمنټ دے؟ نو هغه ټائم کښ مونږ سره ډپټی سیکرټری لاء ناست وو او هغه مداخلت اوکړو چه نه، د ډیپارټمنټ نه مطلب دغه پراونشل ډیپارټمنټ دے۔ هغه وخت کښ ما سره د دے کتاب نه وو بیا زه دے کتاب پسے ګرځیدم نو هغه کتاب ما له خدائے په لاس باندے راکړو۔ دا جی د Manual of NWFP Civil Services Laws دی، په دے کښ د "ډیپارټمنټ" متعلق وائی چه Government Department means any Department constituted under rule 3 of the Government of the North West Frontier Province Rules of Business, 1985. دا په دے کښ د ډیپارټمنټ مفهوم دے۔ بیا زه جی په هغه بل کتاب پسے اوګرځیدم، هغه مے هم را پیدا کړو نو په هغے کښ Department means a self contained administrative unit and the Secretariat is responsible for the

conduct of business of Government. دا د ډیپارټمنټ وضاحت دے چه د ډیپارټمنټ نه مطلب په دے قانون کښ چه دے، نو هغه صوبائی ډیپارټمنټ دے لهٰذا Standing Committee ډیر په انصاف او ډیر په ایماندارئ ئے خپل صوبائی اسمبلئ ته یو رپورټ پیش کړو چه دا څه چه شوی دی، د طریقے مطابق نه دی شوی او چونکه طریقے مطابق نه دی شوی لهذا پراونشل حکومت له پکار دی چه دا سړے Repatriate کړی، دے مرکزی حکومت ته او لیږئ او دلته کښ زمونږ په متعلقه ډیپارټمنټ کښ که هغه سړی وی نو هغه د پروموټ کړی او که هغه سړی نه وی نو بیا به صوبائی محکمو کښ دننه د یو ډیپارټمنټ نه بیا بل افسر راولئ او دلته کښ ئے مقرر کړئ- دا یو معصوم، یو جائز، یو ایماندارانه رائے وه چه صوبائی اسمبلی چه هغه خپل حکومت له ورکړه او حکومت په هغے باندے عملدرآمد اوکړو- د لوکل فنډ آډټ ډیپارټمنټ نه هغه سړے لرے کړو بیا بل صوبائی ډیپارټمنټ ته ورکړو او دغه نه بیا بل صوبائی څه، نو دغه سره پکار دا وه چه بیا دا صوبائی حکومت نه وے کړے چه صوبائی حکومت دے سره دا لوبه کوله او د خپل صحیح انصاف مطابق مرکز ته لیږلو نه دے راغلے په اسمبلئ باندے سترګے سرے کړے او هائیکورټ ته لاړو او دا ژبه ئے استعمال کړے ده- محترم سپیکر صاحب! دا یو خل نه شو، دوه خله نه شو، دره خله نه شو، دا یو مسلسل طریقه کار روان شو نو صوبائی اسمبلی د دے خلاف په مختلف طریقو باندے دا آواز اوچتول وو- یو خل خو کم از کم مونږ له د دے اسمبلئ د حقیقی شان د برقرار ساتلو د پاره څه مضبوط اقدام کول پکار دی-لهٰذا زه مجبور شوم- آخر څوک به دے صوبائی اسمبلئ ته تحفظ څوک ورکوی؟ صوبائی اسمبلی چه فیصله کوی، په هغے باندے عملدرآمد نه کیږی- نو فرض کړه چه صوبائی اسمبلی کښینی او څه فیصله کوی، په هغے باندے بهر په ټوله صوبه کښ په اخباراتو کښ د هغے خلاف خبرے اترے کیږی که سپیکر Rulimg ورکوی په هغے باندے بهر په عوامو کښ د سپیکر خلاف خبرے اترے کیږی- دا اسمبلی قرارداد پاس کوی، په هغے باندےپه ټوله صوبه کښ په اخباراتو کښ خبرے اترے کیږی- دا مثال خو جی ډیر شرمناک دے زمونږ د پاره او که

مونږه، د دے اسمبلئ دا ممبران دے خپلے اوچتے ادارے ته تحفظ ور نه کړے شو، زما په خیال د دے خو څه مطلب نه شو۔ لهذا زه درخواست کوم چه دا پریویلجز کمیټی ته اولیږئ او په دے باندے چه باقاعده غور و خوض اوشی چه کوم سړی دا خرابه ژبه استعمال کړے ده، اوچ په موچه نے په صوبائی اسمبلئ الزام لګولے دے، 'Transgression' لفظ ئے استعمال کړے دے۔ نور زه دا خپل رپورټ داخل وومه په هغے کښ لکه نور په پیرا ګرافونو کښ ډیر عجیبه عجیبه الفاظ استعمال شوی دی لهذا زه وایم چه تاسو مهربانی اوکړئ، دا پریویلجز کمیټئ ته اولیږئ چه حق او انصاف اورسی خپل خائے ته۔ ډیره مهربانی، شکریه۔

<u>جناب سپیکر</u>: آنریبل منسٹر، پلیز۔

<u>جناب علی افضل خان جدون</u> (وزیر قانون): جناب سپیکر! شکریہ۔ محترم فاضل ممبر کا تعلق بھی میری پارٹی سے ہے جنہوں نے یہ پریویلج موشن Move کی ہے۔ میری تو پہلے ان سے یہ درخواست ہو گی کہ یہ جب ہم اپنی پارلیمانی پارٹی کے اجلاس میں بیٹھتے ہیں تو کچھ معاملے وہاں طے ہوتے ہیں مگر چونکہ یوں محسوس ہوتا ہے کہ اس پریویلج موشن کے جناب دو حصے ہیں، ایک اسمبلی کے استحقاق کے بارے میں ہے، ممبران کے بارے میں ہے اور اس فیصلے کے بارے میں کہ جیسے وہاں چیلنج کیا گیا اور دوسرا کسی ایک آدمی کی ٹرانسفر اور اس کی جگہ کسی کی پروموشن کا ہے۔ ایک Portion اس لحاظ سے کہ میں اس کی تفصیل میں نہیں جاتا کیونکہ اپنے اپنے ذاتی مقاصد ہوتے ہیں ممبروں کی اپنی باتیں ہوتی ہیں، کچھ کے متعلق بات کرنی ہوتی ہے مگر جناب یہ اسمبلی کی کمیٹی کے فیصلے کا احترام کرتے ہوئے محترم وزیر اعلیٰ صاحب نے اس متعلقہ افسر ڈائریکٹر لوکل آڈٹ کے عہدے سے ہٹا کر فنانس ڈیپارٹمنٹ میں غالباً ایڈیشنل سیکرٹری مقرر کیا۔ اس کے بعد جہاں تک میری اطلاع ہے، مجھے اس میں کوئی اعتراض نہیں، ہمارے آنریبل ممبر ہیں، مجھے ان کی ہر بات اور ان کے حکم کو بجا لاؤں گا مگر Facts ہیں، اس کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ پھر یہ افسر اپنی اس تبدیلی کے فیصلے کے خلاف جو کہ صوبائی حکومت نے کیا تھا، عدالت عالیہ، ہائیکورٹ میں چلا گیا۔ ہائی کورٹ میں جانے کے بعد، جناب والا، آپ خود وکیل ہیں کہ کسی کی Bail application اگر Reject ہوتی ہے تو وہ یہ کہتا ہے کہ جج مجاز صاحب نے، مجسٹریٹ صاحب نے ا

But it' صحیح طرح Apply نہیں کیا' وہ تعصب میں آ گئے اسلئے یہ کیا وہ کیا mind
کہ جب وہ ہائر کورٹ کو جاتی ہے تو وہ اس کو Thrash out کرتے ہیں کہ واقعی یہ does not amount to the contempt of Court. یہ جوڈیشل پراسس کا حصہ ہے
Apply ہوا کہ نہیں' تو یہ بھی اس کا Legal right تھا تو جناب یہ نہیں کہ جو آدمی
اسمبلی میں نہ ہو' اس کو Defend نہ کریں ۔ We are the Assembly of the
entire province, تو اسلئے جناب اگر اس نے اپنے آپ کو یہ کہہ کر Defend کیا ہے
کہ میرے خلاف یہ Allegation انہوں نے ایسے ہی لگائی ہے تو اس کے جناب پھر دو
راستے ہیں ایک تو یہ کہ We should wait for the judgement of the High
Court کہ وہ کیا کہتی ہے اور اس پہ اگر اس کے خلاف جاتی ہے تو Then we can
also take this matter to the provilige committee as well . یا ہم اس میں
پارٹی بن جائیں ۔وہ آپ بہتر جناب سمجھتے ہیں مجھ سے آپ بہت سینئر وکیل ہیں یا اسمبلی
اس ہائی کورٹ میں جا کر فریق بن جائے کہ یہ یہ جو باتیں اس نے کی ہیں یہ یہ جو باتیں
اس نے کی ہیں یہ ہمارے مفاد کے خلاف ہیں ۔ تو جناب یہ ہماری بڑی واضح بات ہے اور
میں آپ کی موجودگی میں جناب یہ Matter subjudiced ہے ' 11--3 کو ہائی کورٹ
نے اس کو Stay order دیا ہے اب اس کو ہم کسی کمیٹی کو ریفر کریں گے تو
Again it will stand no where کیونکہ Matter subjudiced ہے اس لئے
میری یہ گزارش ہو گی کہ اس پر آپ ذرا تھوڑا سا اور ٹھنڈے دل سے غور کر لیں تاکہ
ہمیں آپ کی عزت کا 'ایوان کے فیصلے کا اورخصوصاً آپ کی جناب باچا صاحب عزت کا بڑا
احترام ہے مگر ایسی بات ہو جو آپ کے مفاد میں جاتی ہو جس مقصد کو آپ حاصل کرنا
چاہتے ہیں وہ بھی حل ہو سکے کیونکہ ابھی Still matter is jubjudiced اور یہ
بڑی صاف بات ہے ۔ کہ Any matter which is subjudiced can not be discussed . Thank you Sir.

جناب سپیکر: باچا صاحب! لکه څنګه چه لاء منسټر صاحب اوفرمائیل کنه
جی دا یو سیشن جج چه یو سړے پھانسی کوی او ھائیکورټ کښې اپیل
کیږی نو هغے کښې لیکی چه دا بالکل Mind نے نه دے Apply کړے او غلط
بیانو نه نے کار اغستے دی، مبنی بر قیاسات دے او بلا Grounds دا د سیشن جج
پکښې دغه کړے وی چه دے پوهه نه دے، ده غلطه فیصله کړے ده، په هیڅ

هم نه پوهیږی۔ دا ټول قصے دا یو روټین غوندے وی او وکیلان ئے آخلی۔ هاں که داسے څه شے وی چه د بهر د اسمبلۍ په باره کښ څه خبره کړے وی، کورټ کښ خو به د هغے چه څنګه دوئ اوفرمانیل چه هلته pending دے نو زما خپل دا خیال دے چه هسے لږ دا د دے دغه ته به ټک چه کوم وی نو دا یو روټین وی د وکلاؤ۔ بعضے وخت کښ دا وی چه یو سړی پاور آف اټارنی ورکړی خپل وکیل له او ورته اووئی زما دا قصه ده۔ بیا هغه غریب خو تش دستحط کوی او وکیل پکښ هغه خپل دغه د پاره To establish his plea نو څه نه څه Prima facie کیس جوړولو د پاره چه یره اسمبلی دا غلط کار کړے دے، دا ئے نه دی کړے، دا Mind ئے نه دے Apply کړے نو داسے روټین ټائپ آف دغه وی نو It is never from the mouth of that fellow دا وکیلان ئے خپل دغه سره قانونی دغه ته Frima facie دغه جوړولو د پاره داسے قصے اوکړی او بله خبره لکه څنګه چه دوئ اوکړه چه په کورټ کښ Pending ده او د کورټ Decision پرے راشی نو بیا .I think, he will assist us more هاں جی۔

<u>جناب محمد اورنگزیب خان</u>، میں یہی ریکویسٹ کرنا چاہتا تھا۔ میں تو پہلے ہی کہنا چاہتا تھا لیکن میں اس وجہ سے خاموش رہا کہ کہیں منظور باچا صاحب یہ نہ کہیں کہ میری اپوزیشن کر رہے ہیں۔ معاملہ، جیسے افضل خان جدون صاحب نے فرمایا کہ Subjudice ہے جناب عدالت میں اور میں ایک واقعہ سنانا چاہتا ہوں، Real واقعہ میرے ساتھ ہوا ہے جی۔ ایک لور کورٹ میں کیس خارج ہوگیا، سول کیس تھا، پھر اپیل ہوئی۔ ایک دوسرے وکیل صاحب نے اپیل ڈرافٹ کی تو اس شخص نے مجھے Engage کر لیا اپیل کیلئے، پشاور کے شوکت علی شاہ صاحب جج تھے، فوت ہوگئے ہیں، اللہ انہیں بخشے، وہ ڈسٹرکٹ جج تھے تو اس وکیل صاحب نے اپنے گراؤنڈز آف اپیل میں لکھا ہوا تھا کہ صد حیف ہے عدالت ماتحت پر کہ اس نے ایسا فیصلہ دیا ہے یا لکھا ہے جناب۔ تو یہ وکلاء صاحبان اپنی طرف سے لکھتے ہیں جیسے کہ سپیکر صاحب نے فرمایا، اپنے کیس کو مضبوط کرنے کیلئے اور چونکہ کیس Sub judice ہے تو اسمبلی میں اس پر بحث نہیں ہوسکتی۔

<u>حاجی محمد عدیل</u>، جناب سپیکر! میں بہت احترام کے ساتھ یہ عرض کروں گا کہ اسمبلی کی ایک کمیٹی نے ایک Recommendation کی ہے کہ حکومت ایک غلط طریقے پر تھی

تاکہ اس کی اصلاح ہو جائے اور وہ Recommendation متفقہ طور پر اسمبلی میں پاس ہوئی اور حکومت نے اپنی اصلاح کی۔ جناب سپیکر! جیسا کہ انہوں نے گورنمنٹ سروس کے Manual کا ریفرنس دیا ہے کہ حکومت نے اس شخص کی ٹرانسفر ایک جگہ سے دوسری جگہ کی۔ اس نے اس ٹرانسفر کے معاملے میں اس آرڈر میں اسمبلی کا کہیں ذکر نہیں ہوگا مجھے یقین ہے۔ اسمبلی اس ٹرانسفر کے جو آرڈر دیا گیا ہے اس میں کوئی پارٹی نہیں تھی کیونکہ اسمبلی نے تو حکومت کی اصلاح کی ہے جہاں تک اس کیس میں مجھے بھی یاد ہے کہ ایک ایسے محکمے میں کہ جہاں پراونشل سروسز سے ایک شخص Available تھا، فیڈرل سے ایک آیا وہ بھی اس صوبے سے تعلق رکھتا ہے ایسی بات نہیں ہے اس کا تعلق بھی، تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ جہاں تک اس ٹرانسفر کے Against stay لینا ہے وہ تو اس کا حق تھا لیکن اس Stay میں جاکر جو بھی کہہ سکتا ہے کہ وہ یہ آرڈر غلط ہے رولز کے خلاف ہے لیکن اس میں اس نے اسمبلی کو پارٹی بنایا ہے اور اسمبلی پر بہت سارے الزامات لگائے ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ اسمبلی کی پریویلج بنتی ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ یہ پریویلج موشن ایڈمٹ کرلی جائے اور اس وقت کا انتظار کیا جائے کہ کورٹ کیا فیصلہ کرتی ہے اور کورٹ کے فیصلے کے بعد اس Matter کو یا دوسری جیسے کہ لاءمنسٹر صاحب نے کہا ہے کہ ہم ان سے درخواست کرتے ہیں کہ ایڈوکیٹ جنرل سے کہا جائے کہ وہ جاکر اسمبلی کو Represent کریں۔

<u>جناب سپیکر</u>: بھئی، وہ تو اسمبلی کی Representation کا جو قصہ ہے، جب اسمبلی کو فریق بنایا گیا ہے، جب اسمبلی کے خلاف وہ گیا ہوا ہے تو Naturally Assembly is a party to that. اور وہ پھر سمن ہم کو آیا ہوگا، اگر آیا ہوگا تو I must have written on that the Adovcate General should look after وہ تو ہم نے کیا ہوگا، اگر نہ کیا ہو تو پھر بھی کریں گے۔

<u>حاجی محمد عدیل</u>: جناب سپیکر! 3-11-1998 کو جیساکہ بتایا گیا ہے کہ اسے Stay ملا ہے تو اگر اس میں ------------

<u>جناب سپیکر</u>: نہیں، وہ تو کورٹ میں گیا ہے۔

<u>حاجی محمد عدیل</u>: جناب سپیکر! ہو سکتا ہے کہ اس نے اسمبلی کو پارٹی نہ بنایا ہو۔

<u>جناب سپیکر</u>: عدیل صاحب! Stay جو ہے، وہ تو Preliminary stay ہوگا۔ خدا کے

بندے ذرا توجہ فرمائیں۔ (قہقہے)

حاجی محمد عدیل ، جناب سپیکر ! میں تو ------------

جناب سپیکر ، اس کو Under call نہیں کرتا، ویسے آپ سے بات کرتا ہوں۔

سید محمد صابر شاہ ، جناب سپیکر ! میرے خیال میں Etiquette یہی ہے کہ جب سپیک بات کر رہے ہوں تو معزز ممبر کو بیٹھ جانا چاہئے اور اس ہاؤس کا اپنا ایک ecorum ہے، خدا کیلئے، اس کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔

جناب سپیکر ، دولس بجے دی، زه باچا صاحب، تاسو ته یو ریکویسټ اوکړ چه زما دا خیال دے چه دا به Pending اوساتو او چه تر څو پورے د کورټ دے باندے مکمله فیصله نه وی راغلے نو فی الحال به زما خیال دے چه د کښ نه څو ولے چه دا یو Routine work دے۔ زمونږ اورنګزیب خان هم د سنئیر وکیل دے، Day to day practice هم، زمونږ لاء منسټر صاحب د تاسو په مخکښ ډیر وضاحت سره خبره اوکړه چه دا هیڅ هم داسے خبره نشته چه زه مخالفت کوم ستاسو یا څه نو Best course به دا وی - Till the decision of that case هاں البته که هغے کښ هغه Decision اوش نو بیا مونږ هغه سول کیس پرے هم چلولے شو یعنی Damages ترے هم د کولے شو که د هغوی کورټ هم داسے پکښ دغه کولو دا دغه دے فی الحال۔

سید منظور حسین ، محترم سپیکر صاحب ! اصل کښ هر اقدام چه زما دے، هغه څو د خپلے صوبائی اسمبلئ او د خپل ګورنمنټ داوچتولو د پاره دے۔

. Speaker: We appreciate that effort.

سید منظور حسین، زه اتفاق کوم او زه بالکل اتفاق کوم۔

جناب سپیکر ، پکار ده چه ټول هاؤس نے Appreciate کړی ولے چه تا حقیقت دا دے چه د اسمبلئ د پاره تاسو ډیر زیات خیال ساتئ۔

سید منظور حسین ، بس زه اتفاق کوم جی، ټھیک شوه جی- Pending نے اوس جی۔ Thank you-

جناب سپیکر ، او جی- دا اوس ایوب جان خان ریکویسټ کړے وو چه دا ایجنډا د سبا د پاره Carried over شی۔

<u>جناب محمد بشیر خان</u>، هغه به جی بله ورخ کوئ او د بشیرخان هغه سوال وو، هغه تاسو هسے Move کړو، هغه مو را نه وستو۔ هغه اوس دغه کړئ چه مطلب دا دے چه د بشیر خان آخری سوال وو، هغه تاسو هسے هم را نه وستو۔ (قہقہہ)

<u>جناب سپیکر</u>، آخری خو ستاسو وو۔ (قہقہہ)

<u>ارباب محمد ایوب جان</u>، دا جی خپل خان یادوی، دغه بلور صاحب نه یادوی۔

<u>جناب بشیر احمد بلور</u>، ستاسو په وساطت دا وایم چه بالکل زیاتے شوے دے او په دے احتجاج کوو۔ (قہقہہ)

<u>ارباب محمد ایوب جان</u>، دا خپل خان یادوی۔ (قہقہہ)

<u>Mr. Speaker</u>: The sitting is adjourned and we will reassemble on Monday, the 7th December, 1998, at 10.00 A.M. Thank you very much.

(اسمبلی کا اجلاس بروز پیر 7 دسمبر، 1998 دس بجے صبح تک کیلئے ملتوی ہو گیا۔)

ضمیمہ

(۱) چھٹی نمبر 196 MF مورخہ 16/7/97

(۲) چھٹی نمبر 97/ Ao- v/L.C.B.,2-19 مورخہ 3/12/97

LOCAL COUNCIL BOARD,

N.W.F.P., PESHAWAR

No.AOV/lcb/2-19/97

Dated Pesh:The 03-12-1997.

To

The Administrator,

Municipal Commitee,

Bannu.

Subject:- REPAIR OF QUARTER AND PERMISSION OF ONE ROOM IN THE QUARTER SITUATED IN MC LIBRARY, MC. BANNU.

I am directed to refer to your letter No.2383/MF dated 10-11-19978 on the subject and to communicate that the Provincial Government in LG&RDD has been pleased to accord approval of Rs.85,700/- for the scheme as given in the subject out of the ADP for the year 1997-98.

All cocal formalities must be ensured.

Sd/-

Chief Engineer (LCB)

No.196/MF, Dated Bannu,the 16-7-1997.

From: The Administrator,

Municipal Committee, Bannu.

To The Secretary,

Local Council Board, NWFP, Peshawar.

Subject:- REPAIR OF QUARTER AND PERMISSION OF ONE ROOM SITUATED IN MC LIBRARY, MC. BANNU.

Memo:

It is submitted for your kind information that one Mr. Farzand Ali Khan, Octroi Supdt: MC Bannu living in M.C Quarter near Library has requested for the repair and constrution of one room in the said quarter. Estimated cost for Rs. 85,700 comes on the repair and construction of one number room. The cost of construction will be met out from 10% Administrator share already provision provided in the Budget for 1997-98.

It is, therefore, recommended that necessary approval may be accorded please.

Sd/-

ADMINISTRATOR,

MUNICIPAL COMMITTEE BANNU.